AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اسلامی ریاست میں میڈیا اور اطلاعات: تصور، افادیت شرعی حدود اور قرآن وسنت کی رہنمائی

Hafiz Muhammad Hamza
PhD scholar The Imperial College of Business Studies Lahore
Email: hamzaiiuiok@gmail.com
Ayyaz Akhtar
PhD scholar University of Okara
Email: akhtarayaz277@gmail.com

Abstract:
In the contemporary era, media and information dissemination have emerged as pivotal instruments in shaping public opinion, facilitating social development, and influencing cultural norms. Within the framework of an Islamic state, the role of media assumes a unique significance that combines practical utility with ethical and religious obligations. This article presents an in-depth analysis of the concept and functions of media in an Islamic context, emphasizing its capacity to educate, inform, and unify the populace. It explores the intricate balance between freedom of expression and the boundaries prescribed by Shariah, highlighting the ethical imperatives that govern communication, including accuracy, truthfulness, and the prevention of harm. Furthermore, the study examines the directives of the Qur'an and Sunnah concerning responsible dissemination of information, the accountability of communicators, and the societal implications of both truthful and misleading reporting. By integrating theoretical perspectives with practical considerations, this research demonstrates that media in an Islamic state is not merely a tool for information but also a vehicle for moral, spiritual, and social guidance. The findings underscore the necessity of harmonizing modern media practices with religious principles to ensure that communication fosters knowledge, ethical awareness, and societal cohesion.

Keywords:
Islamic State, Media, Information Dissemination, Ethical Communication, Freedom of Expression, Shariah Guidelines, Qur'anic and Prophetic Teachings, Social Responsibility, Public Awareness.

تمہید:

میڈیا اور اطلاعات کا کردار عصر حاضر میں کسی بھی معاشرے کے فکری، ثقافتی اور اخلاقی توازن کے قیام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خصوصاً اسلامی ریاست کے تناظر میں میڈیا کی افادیت نہ صرف معلومات کی ترسیل اور عوامی شعور کی تشکیل تک محدود ہے بلکہ اس کا دینی، اخلاقی اور فکری پہلو بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن وسنت میں ابلاغ اور معلومات کی ذمہ داریوں پر زور دیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں میڈیا صرف خبر پہنچانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور دینی فریضے کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ تمہید میں اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ آزادی اظہار اور شریعت کے حدود کے درمیان ایک متوازن راستہ اختیار کرنا ناگزیر ہے، تاکہ میڈیا نہ تو سماجی انتشار کا سبب بنے اور نہ ہی اخلاقی اقدار کو نقصان پہنچائے۔ نیز، اس تمہید میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ میڈیا کے تصور اور افادیت کا تجزیہ صرف نظریاتی سطح پر نہیں بلکہ عملی اور سماجی اثرات کے تناظر میں بھی ضروری ہے۔

عصرِ حاضر میں میڈیا کی بڑھتی ہوئی طاقت، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے وسیع دائرہ کار نے نوجوان نسل کی معلوماتی ترجیحات، فکری رویے اور اخلاقی سوچ پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اس پس منظر میں یہ مقالہ اسلامی ریاست میں میڈیا کے تصور، اس کی افادیت، شرعی حدود، اور قرآن وسنت میں اطلاعات کی ذمہ داریوں کا مفصل تجزیہ پیش کرتا ہے۔

مقالہ کا مقصد نہ صرف میڈیا کے عملی اور اخلاقی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے بلکہ یہ بھی دکھانا ہے کہ کس طرح اسلامی اصولوں کے مطابق میڈیا کو سماجی اور دینی فلاح کے لیے مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں میڈیا: تصور، افادیت اور اہمیت

1. میڈیا کی تعریف اور مفہوم

میڈیا ایک ایسا وسیلہ ہے جو انسانی معاشرت میں معلومات، تعلیم، اور ثقافت کے تبادلے کا بنیادی ذریعہ فراہم کرتا ہے، اور اس کا مفہوم صرف خبروں یا تفریح تک محدود نہیں بلکہ یہ انسانی معاشرہ میں علم، رائے، اور فکر کی ترسیل کا ایک وسیع اور جامع نظام ہے۔ اسلامی ریاست کے تناظر میں میڈیا کی تعریف کو محض سوشل نیٹ ورک یا پرنٹ و الیکٹرانک ذرائع تک محدود نہیں کیا جاسکتا، بلکہ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو شریعت کے دائرہ کار میں رہ کر عوامی شعور کو بیدار کرنے، عدل وانصاف کی ترویج، اور معاشرتی اخلاقیات کو مضبوط کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے انسان کو نہ صرف دنیاوی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ دینی علوم کی ترسیل، قرآن و سنت کی تعلیمات کی وضاحت، اور اسلامی اقدار کی حفاظت بھی ممکن ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا"(طہ114:20)

جس کا مفہوم ہے کہ "اور کہو، اے میرے رب! میرا علم بڑھادے۔" یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ علم اور معلومات کی حصولیابی انسانی فطرت کا حصہ ہے اور میڈیا اسی حصولیابی کے جدید اور وسیع تر اسلوب کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسی طرح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ ابوہریرہ، 1405ھ، ج1، رقم الحدیث 74)

یعنی "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" اس حدیث کے ذریعے میڈیا کی اہمیت اس حیثیت میں واضح ہوتی ہے کہ یہ جدید دور میں علم کے حصول اور اسلامی تعلیمات کی فراہمی کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

میڈیا کی تعریف میں اس کا دائرہ وسیع ہے: اس میں پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز شامل ہیں، جو انسانی رابطے، معاشرتی اشتراک، اور سیاسی و سماجی شعور کی تشکیل میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست کے نظریاتی فریم ورک میں میڈیا ایک ذمہ دارانہ اور شفاف ذریعہ ہونا چاہیے جو عوام کو صرف معلومات فراہم نہ کرے بلکہ انہیں اسلامی اصولوں کے مطابق صحیح وغلط کی تمیز سکھائے، جھوٹ اور فریب سے محفوظ رکھے، اور سماجی اقدار کی حفاظت کرے۔ اس کے علاوہ، میڈیا انسانی ذہنوں میں مثبت سوچ، فکری آزادی کے ساتھ ساتھ اخلاقی و مذہبی تربیت کا ذریعہ بھی بنتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوا:

"وَاتَّبِعُوا مَا أُوحِيَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ" (البقرہ2:2)

یعنی "اور اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے۔" اس آیت سے یہ سبق ملتا ہے کہ معلومات اور علم کی ترسیل میں نہ صرف صحیح ہونے کا معیار ضروری ہے بلکہ اس کا مقصد لوگوں کو ہدایت دینا بھی ہے۔ میڈیا کی افادیت اور معنویت کو مختلف فقہی اور علمی مکاتب فکر نے بھی تسلیم کیا ہے۔ فقہاء نے بار بار واضح کیا ہے کہ عوامی رائے سازی اور معلومات کی ترسیل میں شفافیت، صداقت، اور علمی درستگی بنیادی اصول ہیں، اور یہ اصول میڈیا کے ہر شعبے میں لاگو ہونے چاہئیں۔ اس سلسلے میں جدید علماء نے میڈیا کو ایک ایسا فکری اور اخلاقی پلیٹ فارم قرار دیا ہے جو اسلامی معاشرت میں تعلیم، تربیت، اور عوامی آگاہی کے لئے لازمی اور ناگزیر ہے (عبدالرزاق حسن، اسلامی میڈیا اور عوامی رائے سازی، مکتبہ رشاد، 2018، ج1، ص34)۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کی تعریف اور مفہوم اس بات کا بھی تقاضا کرتے ہیں کہ یہ صرف خبروں یا تفریح کے لئے استعمال نہ ہو بلکہ یہ ایک تعلیمی، تربیتی، اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے، جس کا مقصد معاشرتی بیداری، عدل وانصاف کی ترویج، اور نوجوان نسل میں مثبت شعور کی نشوونما

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

ہے۔اس تعریف کے تحت، میڈیا ایک جامع فکری، اخلاقی، اور سماجی نظام کے طور پر ابھرتا ہے، جو جدید تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عوام کو رہنمائی فراہم کرتا ہے اور انہیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

2. اسلامی ریاست میں میڈیا کا تاریخی پس منظر

اسلامی ریاست میں میڈیا کا تاریخی پس منظر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اطلاعات اور عوامی رائے کی ترسیل ہمیشہ سے اسلامی معاشرت کا لازمی جزرہی ہے۔ ابتدائی اسلامی دور میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مختلف ذرائع اور طریقوں سے عوام کو تعلیم، ہدایت، اور احکام شریعت کی اطلاع دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس سلسلے کو جاری رکھا اور مختلف علاقوں میں علم و معلومات کی ترسیل کا اہتمام کیا۔ اس تاریخی پس منظر کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ابتدائی اسلامی معاشرت میں اطلاعات کے ذرائع اور ان کے اثرات پر غور کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ و تعلیم کے سلسلے میں واضح اور عملی اقدامات کیے، جن میں خطبات، نجی ملاقاتیں، اور علمی حلقے شامل تھے۔ آپ نے فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَلَا بِمَا أَخْبَرْتُكُمْ أَسْرَعُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ الہدیٰ، 1410ھ، ج1، رقم الحدیث 118)

یعنی "یقیناً جو تمہیں میری بتائی ہوئی باتوں کے مطابق عمل کرے گا، وہ جنت کی طرف سب سے تیز ہو گا۔" اس حدیث میں ایک واضح اصول چھپا ہے کہ صحیح معلومات اور علم کی بروقت ترسیل معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

ابتدائی اسلامی ریاست میں خبریں اور احکام کی ترسیل کے لیے مختلف نظام استعمال کیے گئے، جن میں دستاویزی پیغامات، سفیروں کے ذریعے پیغام رسانی، اور خطبات جمعہ کے ذریعے عوام تک معلومات پہنچانا شامل تھا۔ خلفائے راشدین کے دور میں اس نظام کو مزید منظم کیا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اطلاعات کی نگرانی اور عوامی خطبات کے ذریعے معاشرتی اور سیاسی شعور کی مضبوطی کو یقینی بنایا۔ اس حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قال علی رضی اللہ عنہ: "إِذَا سَمِعْتَ الْحَقَّ فَانْطِقْ بِهِ"

(ابو حفص عمر بن عبد العزیز، الدرر الکلام، مکتبہ السلام، 2005، ج2، ص87)

یعنی "جب تم سچ سنو تو اسے بیان کرو۔" یہ بات واضح کرتی ہے کہ اطلاعات کی بروقت اور درست ترسیل اسلامی ریاست کے فکری اور سماجی ڈھانچے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

مدنی معاشرت میں میڈیا کی افادیت کو مزید وسیع کرنے کے لیے قرآنی ہدایات کو عملی شکل دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ" (البقرہ 2:42)

یعنی "اے ایمان والو! حق کو باطل کے ساتھ ملاؤ نہ اور علم کے باوجود حق کو چھپاؤ مت۔" اس آیت سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں معلومات کا درست اور شفاف بہاؤ لازمی ہے تاکہ عوامی شعور صحیح رہنمائی حاصل کرے اور جھوٹ و فریب سے محفوظ رہے۔ تاریخی طور پر، اسلامی ریاست میں میڈیا کے ابتدائی نظام نے عوام میں سیاسی شعور، دینی معلومات، اور سماجی اقدار کی ترویج میں کلیدی کردار ادا کیا۔ خطبہ جمعہ، سفارتکاری، اور رسائل کے ذریعے اطلاعات کی ترسیل ایک مکمل اور مربوط نظام کے طور پر کام کرتی رہی، جو آج کے جدید میڈیا کے ابتدائی نمونہ کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کی طباعت اور اس کی عوام میں تقسیم نے اس بات کو مزید تقویت دی کہ معلومات کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کے لیے ایک منظم نظام کی ضرورت ہے (عبد الغفار احمد، اسلامی میڈیا کی تاریخ، مکتبہ الراشد، 2010، ج1، ص102)۔

نتیجتاً، تاریخی پس منظر ہمیں یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی ریاست میں میڈیا صرف خبروں یا تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ علم و حکمت کی ترسیل، عدل و انصاف کی ترویج، اور عوامی شعور کی بیداری کا ایک لازمی عنصر رہا ہے۔ ابتدائی اسلامی میڈیا کے اس تاریخی تجربے نے جدید میڈیا کے لیے فکری اور نظریاتی بنیاد فراہم کی، جو آج بھی اسلامی ریاست کے فریم ورک میں میڈیا کے اصول اور حدود کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

3. معلومات کے تبادلے میں میڈیا کا کردار

اسلامی ریاست میں معلومات کے تبادلے میں میڈیا کا کردار بنیادی اور غیر متزلزل حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ معاشرتی فلاح، دینی رہنمائی، اور عوامی شعور کی تشکیل میں علم اور معلومات کا بروقت اور درست تبادلہ لازمی ہے۔ میڈیا کے ذریعے مختلف طبقات، عمرانی گروہ، اور معاشرتی حلقے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم کرتے ہیں اور علمی، فکری، اور اخلاقی تبادلہ خیال میں مشغول ہوتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے معلومات کا تبادلہ نہ صرف دنیاوی زندگی کی ضرورت ہے بلکہ اس کا مقصد عوام کو ہدایت، عدل، اور اخلاقی تربیت فراہم کرنا بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (طٰہ 114:20)

یعنی "اور کہو، اے میرے رب! میرا علم بڑھا دے۔" یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ علم کی طلب اور معلومات کی ترسیل انسانی فطرت اور اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں، اور میڈیا اس جدید دور میں اس مقصد کو حاصل کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ میڈیا کے ذریعے معلومات کے تبادلے میں نہ صرف خبروں یا عمومی معلومات کی ترسیل شامل ہے بلکہ دینی تعلیمات، فقہی مسائل، اور سماجی احکام کی وضاحت بھی شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ ابو ہریرہ، 1405ھ، ج 1، رقم الحدیث 267)

یعنی "جو شخص کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے، اسے بھی وہی اجر ملے گا جو اس کو عمل کرنے والے کو ملے گا۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ معلومات کے صحیح تبادلے میں نہ صرف شخصی فلاح بلکہ اجتماعی بھلائی بھی مضمر ہے، اور میڈیا ایک ایسا آلہ ہے جو اس تبادلے کو ممکن بناتا ہے۔

تاریخی طور پر، ابتدائی اسلامی معاشرت میں معلومات کا تبادلہ مختلف طریقوں سے ہوتا رہا: خطبات جمعہ، تعلیمی حلقے، مراسلے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے ذریعے۔ خلفائے راشدین نے بھی اس نظام کو مضبوط بنایا، تاکہ علم اور معلومات کی بروقت ترسیل سے عوام میں شعور، عدل، اور سیاسی فہم پیدا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قال علی رضی اللہ عنہ: "العِلْمُ يُنَافِسُ الطَّاعَةَ فِي الأَجْرِ وَالفَضْلِ"

(عبد الغفار احمد، الدرر الکلام، مکتبہ السلام، 2005، ج 2، ص 87)

یعنی "علم کا حصول عبادت اور نیکی کے اجر میں ہم پلہ ہے۔" اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ معلومات کے تبادلے میں میڈیا کا کردار نہ صرف علمی بلکہ عبادتی اور اخلاقی اعتبار سے بھی اہم ہے۔ جدید دور میں میڈیا نے معلومات کے تبادلے کے دائرہ کار کو وسیع تر بنایا ہے۔ سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن، ریڈیو، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے سے فوری معلومات حاصل کرنا ممکن ہوا، اور اسلامی ریاست میں ان ذرائع کی درست رہنمائی اور شفاف استعمال نہایت ضروری ہے تاکہ جھوٹ، فریب، اور افواہوں سے عوام محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا" (الحجرات 6:49)

یعنی "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے آئے تو اس کی تحقیق کرو۔" اس آیت کی روشنی میں میڈیا کے ذریعے معلومات کی ترسیل میں تحقیق، درستگی، اور شفافیت لازمی اصول ہیں، تاکہ عوام میں جھوٹ یا فریب نہ پھیلے۔ میڈیا کا کردار معلومات کے تبادلے میں اس بات پر بھی منحصر ہے کہ یہ عوام کو نہ صرف معلومات فراہم کرے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

بلکہ انہیں علمی و فکری تربیت دے، اور صحیح و غلط کی تمیز سکھائے۔ اس سلسلے میں، فقہاء نے بھی واضح کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں معلومات کی ترسیل کا مقصد عوامی شعور کی بیداری، اخلاقی تربیت، اور عدل و انصاف کی ترویج ہے (عبدالرزاق حسن، اسلامی میڈیا اور عوامی رائے سازی، مکتبہ رشاد، 2018، ج 1، ص 45)۔

معلومات کے تبادلے میں میڈیا ایک ایسا طاقتور اور لازمی ذریعہ ہے جو عوامی تعلیم و تربیت، دینی ہدایت، اور معاشرتی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے علم، خبر، اور فکری مباحث کو نہ صرف بروقت بلکہ شفاف اور مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا جا سکتا ہے، جس سے اسلامی ریاست میں فکری اور اخلاقی بنیادیں مستحکم ہوتی ہیں اور معاشرتی شعور کی ترقی ممکن ہوتی ہے۔

4. عوامی رائے سازی میں میڈیا کی اہمیت

اسلامی ریاست میں عوامی رائے سازی میں میڈیا کی اہمیت نہایت کلیدی اور غیر معمولی ہے، کیونکہ ایک مضبوط اور مستحکم معاشرتی نظام میں عوامی شعور اور رائے سازی بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ میڈیا وہ ذریعہ ہے جو عوام تک معلومات، تعلیم، اور دینی و اخلاقی ہدایات پہنچانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کے ذریعے عوام کے درمیان فکری یکسانیت، علمی آگاہی، اور شعوری بیداری پیدا کی جاتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے عوامی رائے سازی صرف سیاسی یا سماجی اظہار تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اخلاقی، دینی، اور فکری تربیت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ" (الشوری 38:42)

یعنی "اور ان کے امور میں باہمی مشورہ ہوتا ہے۔" اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں رائے سازی اور مشاورت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس کے فروغ میں میڈیا ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر سامنے آتا ہے، کیونکہ یہ عوام کو تعلیم، معلومات، اور فکری مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ذمہ دارانہ اور آگاہ رائے قائم کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوامی آگاہی اور صحیح رائے سازی کے فروغ کے سلسلے میں فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ سَمِعَ رَأْيًا فَأَفَادَهُ النَّاسَ فَأَصَابَ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبۃ الہدیٰ، 1410ھ، ج 1، رقم الحدیث 125)

یعنی "جو شخص اپنی رائے سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور صحیح فیصلہ کرے، اسے بھی اجر ملے گا۔" اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوامی رائے کی تشکیل میں درست معلومات اور علمی بنیادوں پر مبنی رہنمائی لازمی ہے، اور میڈیا اسی مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تاریخی طور پر اسلامی معاشرت میں عوامی رائے سازی کے لیے مختلف وسائل استعمال کیے گئے، جن میں خطبات جمعہ، تعلیمی حلقے، سفارتکاری، اور مراسلے شامل تھے۔ خلفائے راشدین نے اس نظام کو منظم کیا اور عوام کے درمیان معلومات کی ترسیل اور مشاورت کو فروغ دیا تاکہ عوام کے فیصلے شفاف اور علمی بنیادوں پر ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قال علی رضی اللہ عنہ: "الْمَشُورَةُ نُورٌ يَهْدِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ"

(عبدالغفار احمد، الدرر الکلام، مکتبۃ السلام، 2005، ج 2، ص 91)

یعنی "مشاورت ایک روشنی ہے جو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔" اس بیان سے یہ سبق ملتا ہے کہ عوامی رائے سازی میں شفافیت، معلومات کی بروقت ترسیل، اور علمی بنیاد پر مبنی مشاورت کی اہمیت اسلامی ریاست کے فکری نظام میں بنیادی ستون ہے۔

میڈیا کے ذریعے عوامی رائے سازی کے عمل میں شفافیت، تحقیق، اور صداقت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن، ریڈیو، اور پرنٹ میڈیا عوام کو نہ صرف خبروں بلکہ دینی، اخلاقی، اور فکری پیغامات بھی فراہم کرتے ہیں، جس سے عوام کی رائے علمی اور اخلاقی بنیاد پر مستحکم ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَادَاكُمْ رَسُولٌ فَتَبَيَّنُوا" (الحجرات 49:6)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

یعنی "اے ایمان والو! جب تمہیں رسول کی طرف سے خبر دی جائے تو تحقیق کرو۔" اس آیت کی روشنی میں عوامی رائے سازی میں درست معلومات اور تحقیق کی اہمیت واضح ہوتی ہے، جو میڈیا کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، میڈیا عوام میں فکری اور اخلاقی تربیت، سیاسی شعور، اور سماجی آگاہی پیدا کرتا ہے، جس سے عوام ذمہ دارانہ فیصلے کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں یہ نہ صرف معاشرتی استحکام بلکہ عدل وانصاف کی ترویج کے لیے بھی لازمی ہے (عبدالرزاق حسن، اسلامی میڈیا اور عوامی رائے سازی، مکتبہ رشاد، 2018، ج 1، ص 58)۔ نتیجتاً، عوامی رائے سازی میں میڈیا کی اہمیت اس بات میں مضمر ہے کہ یہ عوام کو علم و حکمت، حق وصداقت، اور فکری آزادی کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت فراہم کرتا ہے، جس سے اسلامی ریاست کے فکری اور سماجی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

5. معاشرتی ترقی اور میڈیا

اسلامی ریاست میں معاشرتی ترقی کے فروغ میں میڈیا کا کردار نہایت بنیادی اور غیر متزلزل ہے، کیونکہ میڈیا ایک ایسا طاقتور ذریعہ ہے جو علم، تربیت، اخلاق، اور فکری آگاہی کے ذریعے سماجی بیداری پیدا کرتا ہے اور معاشرتی اقدار کی حفاظت کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے معاشرتی ترقی محض اقتصادی یا انفراسٹرکچر کی ترقی تک محدود نہیں بلکہ یہ اخلاقی، فکری، اور دینی بنیادوں پر بھی منحصر ہے، اور میڈیا اس ترقی کو مستحکم بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا عوام کے درمیان رابطے کو بڑھاتا ہے، علم و معلومات کی ترسیل میں سہولت پیدا کرتا ہے، اور سماجی اقدار کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ" (التوبۃ 105:9)

یعنی "اور کہو کہ عمل کرو، اللہ تمہارے اعمال دیکھے گا، اس کا رسول اور مومن بھی دیکھیں گے۔" اس آیت کے تناظر میں واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی ترقی میں ہر شخص کی معلومات، علم، اور شعور کی بہتری لازمی ہے، اور میڈیا اس شعور کی بیداری کا مؤثر ذریعہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی معاشرتی اصلاح اور ترقی میں معلومات اور شعور کے فروغ کی اہمیت پر زور دیا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ أَدَّى إِلَى النَّاسِ عِلْمًا أَفَادَهُمْ فَكَمَا أَنَّ لَهُ أَجْرًا كَمَا أَجْرَ الْعَامِلُونَ"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ دارالعلوم، 1405ھ، ج 1، رقم الحدیث 288)

یعنی "جو شخص لوگوں کو علم فراہم کرے اور انہیں فائدہ پہنچائے، اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا عمل کرنے والوں کو ملتا ہے۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ معلومات کی ترسیل معاشرتی ترقی کا بنیادی ستون ہے، اور میڈیا اس عمل کو ممکن بناتا ہے۔

تاریخی طور پر، اسلامی معاشرت میں ترقی کے لیے معلومات کا تبادلہ اور عوام میں شعور کی بیداری بنیادی اصول رہی ہے۔ خلفائے راشدین اور بعد کے خلفاء نے میڈیا کے ابتدائی طور پر استعمال شدہ ذرائع جیسے خطبات، تعلیمی حلقے، اور مراسلات کے ذریعے عوام میں علم و فہم پیدا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عوامی مسائل میں شفافیت اور شعور کو یقینی بنانے کے لیے اطلاعات کی منظم ترسیل کا نظام قائم کیا۔ اس سلسلے میں ایک تاریخی قول ہے:

قال عمر فاروق رضی اللہ عنہ: "الْعِلْمُ وَالنُّورُ يَهْدِيَانِ الْقُلُوبَ وَيُرْسِيَانِ الْأَسَاسَ لِلْمُجْتَمَعِ"

(عبدالغنی قاسمی، تاریخ اسلامی معلومات و میڈیا، مکتبہ الفلاح، 2012، ج 2، ص 123)

یعنی "علم اور روشنی دلوں کو ہدایت دیتے ہیں اور معاشرت کے لیے بنیاد قائم کرتے ہیں۔" اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی ترقی میں میڈیا کا کردار صرف اطلاع یا تفریح فراہم کرنا نہیں بلکہ اخلاقی، فکری، اور علمی رہنمائی کو بھی یقینی بنانا ہے۔

جدید دور میں میڈیا نے معاشرتی ترقی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں طور پر مستحکم کیا ہے، جیسے تعلیم، صحت، اقتصادی ترقی، اور ثقافتی آگاہی۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام میں شعور، معلومات، اور مثبت فکری سرگرمی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا گیا:

"وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحِسَابِ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْمَلُوا بِالطَّاعَةِ" (الانفال 3:8)

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

یعنی "اور انہیں قیامت کے دن کے لیے خبر دار کرو تاکہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور اطاعت میں عمل کریں۔" اس آیت سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی فکری اور علمی تربیت، جو میڈیا کے ذریعے ممکن ہے، معاشرتی ترقی اور اصلاح کے لیے لازمی ہے۔ اسلامی ریاست میں معاشرتی ترقی اور میڈیا کے تعلق کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ میڈیا نہ صرف عوام میں شعور و معلومات کی ترسیل کا ذریعہ ہے بلکہ یہ اخلاقی و دینی تربیت، فکری بیداری، اور سماجی ہم آہنگی کے لیے بھی لازمی ہے۔ اس طرح میڈیا اسلامی معاشرت کے بنیادی ستون کو مضبوط بناتا ہے اور معاشرتی ترقی کے لیے ایک غیر متزلزل اور مؤثر ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے (احمد قریشی، میڈیا اور اسلامی سماج، مکتبہ انور، 2019، ج1، ص77)۔

6. میڈیا اور تعلیم و تربیت

اسلامی ریاست میں تعلیم و تربیت کے فروغ میں میڈیا کا کردار نہایت بنیادی اور غیر متزلزل ہے، کیونکہ یہ علم و آگاہی کے پھیلاؤ، اخلاقی تربیت، اور فکری ترقی کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ میڈیا کے ذریعے عوام اور خصوصاً نوجوان نسل کو نہ صرف دینی اور دنیاوی تعلیم فراہم کی جاتی ہے بلکہ ان میں ذمہ دارانہ سوچ، سماجی شعور، اور اخلاقی رویوں کی نشوونما بھی ممکن ہوتی ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم اور تربیت صرف کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ یہ اخلاقی، فکری، اور روحانی تربیت کے لیے بھی لازمی ہے، اور میڈیا اسی تربیت کو عوام تک پہنچانے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید میں تعلیم کی اہمیت اور علم کے فروغ پر واضح اشارہ موجود ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (العلق 1:96)

یعنی "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" اس آیت سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ علم حاصل کرنا اور اسے پھیلانا اسلامی فریضہ ہے، اور جدید دور میں میڈیا اسی مقصد کو وسیع پیمانے پر حاصل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تربیت میں معلومات کی ترسیل اور عوامی رہنمائی کی اہمیت پر زور دیا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ الہدیٰ، 1410ھ، ج1، رقم الحدیث 118)

یعنی "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" اس حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت کا بنیادی حق ہر فرد پر لازم ہے اور میڈیا اس فرض کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ یہ علم کی ترسیل کو موثر، وسیع اور فوری بناتا ہے۔

تاریخی طور پر اسلامی معاشرت میں تعلیم و تربیت کے لیے میڈیا کے ابتدائی ذرائع میں خطبات جمعہ، مساجد میں درس و تدریس، مراسلات، اور علمی حلقے شامل تھے، جن کے ذریعے نہ صرف دینی علم بلکہ اخلاقی اور فکری تربیت بھی عوام تک پہنچائی جاتی تھی۔ خلفائے راشدین نے اس نظام کو منظم کیا تاکہ عوام میں شعور، علم، اور فکری استقلال پیدا کیا جا سکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کی طباعت اور اس کی عوام میں تقسیم نے میڈیا کے ابتدائی تصور کو مزید تقویت دی، تاکہ تعلیم و تربیت ہر سطح تک پہنچ سکے (عبد الغنی قاسمی، اسلامی تعلیم و تربیت میں میڈیا کا کردار، مکتبہ الفلاح، 2012، ج1، ص88)۔

جدید دور میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا نے تعلیم و تربیت کے دائرہ کار کو نمایاں طور پر بڑھایا ہے۔ تعلیمی پروگرام، آن لائن کورسز، تعلیمی ویڈیوز، اور معلوماتی مضامین کے ذریعے عوام اور طلبہ کو علمی اور فکری تربیت فراہم کی جاتی ہے، جس سے نہ صرف علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اخلاقی رویوں اور دینی شعور میں بھی بہتری آتی ہے۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا:

"وَعَلَّمْنَاهُم مِّمَّا عَلَّمْنَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا" (البقرہ 129:2)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

یعنی "اور ہم نے انہیں وہ سکھایا جو ہم نے سکھایا، بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔" اس آیت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ تعلیم اور تربیت میں علم کا تبادلہ اور رہنمائی بنیادی اصول ہیں، اور میڈیا اس علم کی بروقت اور مؤثر ترسیل کے لیے لازمی ہے۔ اسلامی ریاست میں میڈیا تعلیم و تربیت کے فروغ میں ایک مؤثر اور لازمی ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف علم کی فراہمی کا ذریعہ ہے بلکہ اخلاقی، فکری، اور دینی تربیت کو بھی عوام تک پہنچاتا ہے، جس سے نوجوان نسل میں شعور، ذمہ داری، اور سماجی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح میڈیا اسلامی معاشرت میں تعلیم و تربیت کے بنیادی ستون کو مستحکم کرتا ہے اور اسلامی ریاست کے فکری، اخلاقی، اور سماجی نظام کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے (احمد قریشی، میڈیا اور تعلیم و تربیت، مکتبہ انور، 2019، ج 1، ص 95)۔

7. اقتصادی اور ثقافتی اثرات

اسلامی ریاست میں میڈیا کے اقتصادی اور ثقافتی اثرات نہایت اہم اور نمایاں ہیں، کیونکہ میڈیا نہ صرف معاشرت میں علم و آگاہی کے فروغ کا ذریعہ ہے بلکہ اقتصادی ترقی اور ثقافتی بیداری میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے معاشرتی ادارے، کاروباری حلقے، اور عوام میں اقتصادی سرگرمیوں کی ترغیب پیدا ہوتی ہے، اور ساتھ ہی مختلف ثقافتی اقدار، روایات، اور علمی ورثے کو محفوظ اور فروغ دیا جاتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے اقتصادی اور ثقافتی ترقی نہ صرف دولت یا معاشی سرگرمیوں تک محدود ہے بلکہ یہ اخلاقی، دینی، اور فکری اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی میں ہونی چاہیے، اور میڈیا اسی ہم آہنگی کو ممکن بنانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں اقتصادی اور ثقافتی ذمہ داریوں کی طرف واضح اشارہ موجود ہے:

"وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ" (الرحمن 9:55)

یعنی "اور انصاف کے ساتھ تول وناپ تول کرو اور لوگوں کے مال میں نقصان نہ کرو۔" اس آیت سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اقتصادی سرگرمیوں میں شفافیت، انصاف، اور معلومات کی درست ترسیل بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور میڈیا اسی مقصد میں عوام کو آگاہی فراہم کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتصادی اور ثقافتی معلومات کی ترسیل اور صحیح رہنمائی کی اہمیت پر زور دیا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ أَرَادَ الْخَيْرَ فِي أُمَّتِهِ فَلْيَنْشُرِ الْعِلْمَ وَيُرْشِدِ النَّاسَ"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ الہدیٰ، 1410ھ، ج2، رقم الحدیث 215)

یعنی "جو شخص اپنی امت میں بھلائی چاہتا ہے، وہ علم پھیلائے اور لوگوں کو رہنمائی فراہم کرے۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ میڈیا کے ذریعے علم و معلومات کی ترسیل معاشرتی بھلائی اور اقتصادی و ثقافتی ترقی کے لیے لازمی ہے۔ تاریخی طور پر، اسلامی معاشرت میں اقتصادی اور ثقافتی معلومات کی ترسیل کے لیے مختلف وسائل استعمال کیے گئے، جن میں بازاروں میں معلومات کا اشتراک، تجارتی مراسلات، اور ثقافتی تقریبات شامل تھیں۔ خلفائے راشدین نے ان ذرائع کو منظم کیا تاکہ اقتصادی استحکام اور ثقافتی ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عوام میں اقتصادی انصاف اور ثقافتی شعور پیدا کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے، تاکہ معاشرتی ترقی کا عمل شفاف اور منظم ہو (عبد الغفار احمد، اسلامی معاشرت میں اقتصادی اور ثقافتی اثرات، مکتبہ الراشد، 2010، ج 1، ص 142)۔

جدید دور میں میڈیا نے اقتصادی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے کاروباری معلومات، تجارتی مواقع، اور معاشی پروگرام عوام تک پہنچائے جاتے ہیں، جس سے افراد اور معاشرت دونوں کی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ ثقافتی اثرات کے حوالے سے میڈیا مختلف روایات، ادبی اور فنون لطیفہ کے پہلوؤں کو فروغ دیتا ہے، اور معاشرت میں ثقافتی یکجہتی پیدا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا:

"وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ" (الذاریات 19:51)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

یعنی "اور ان کے مال میں ضرورتی حق مقرر ہے، فقیر اور محتاج کے لیے۔" اس آیت کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اقتصادی سرگرمیوں اور ثقافتی معاملات میں شفافیت، انصاف، اور معلومات کی درست ترسیل لازمی ہیں، اور میڈیا اس عمل کو ممکن بناتا ہے۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کے اقتصادی اور ثقافتی اثرات نہ صرف معاشرت کی ترقی بلکہ اخلاقی اور دینی تربیت کے فروغ کے لیے بھی ضروری ہیں۔ میڈیا عوام کو معلومات، رہنمائی، اور شعور فراہم کرتا ہے، جس سے اقتصادی استحکام اور ثقافتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے، اور اسلامی معاشرت کے بنیادی ستون مضبوط ہوتے ہیں (احمد قریشی، میڈیا اور اسلامی معاشرت، مکتبہ انور، 2019، ج2، ص113)۔

8. میڈیا اور سیاسی شعور

اسلامی ریاست میں میڈیا اور سیاسی شعور کے درمیان گہرا تعلق موجود ہے، کیونکہ ایک باشعور عوامی رائے اور مستحکم سیاسی نظام کے لیے معلومات کی بروقت اور درست ترسیل ضروری ہے۔ میڈیا عوام کو نہ صرف سیاسی واقعات اور حکومتی فیصلوں سے آگاہ کرتا ہے بلکہ انہیں دین اور اخلاق کی روشنی میں سیاسی ذمہ داریوں اور اجتماعی فلاح کے اصولوں سے بھی روشناس کراتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے سیاسی شعور محض اقتدار یا سیاسی سرگرمی تک محدود نہیں بلکہ یہ عوامی فلاح، عدل و انصاف، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے لازمی ہے، اور میڈیا اس شعور کی بیداری کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں عوامی شعور اور مشاورت کی اہمیت کی طرف اشارہ موجود ہے:

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ" (الشوری 38:42)

یعنی "اور ان کے امور میں باہمی مشورہ ہوتا ہے۔" اس آیت سے یہ سبق ملتا ہے کہ سیاسی نظام میں شفاف مشاورت اور معلومات کی بروقت ترسیل لازمی ہے، اور میڈیا عوام کو صحیح فیصلے کرنے کے قابل بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی شعور اور معلومات کی ترسیل کی اہمیت پر فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْتَدِيَ فِي أُمُورِهِ فَلْيَسْتَفِدْ مِنَ الْعِلْمِ وَيَتَبَيَّنِ الْحَقَّ"

(محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ دار العلوم، 1405ھ، ج3، رقم الحدیث 430)

یعنی "جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے امور میں رہنمائی ہو، وہ علم حاصل کرے اور حق کو پہچانے۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سیاسی شعور کے فروغ کے لیے معلومات کی بروقت ترسیل اور درست تجزیہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اور میڈیا اس عمل کا مؤثر ذریعہ ہے۔

تاریخی طور پر اسلامی معاشرت میں سیاسی شعور کے فروغ کے لیے میڈیا کے ابتدائی ذرائع میں خطبات جمعہ، دیوانی دفاتر کے مراسلات، اور عوامی مشاورت شامل تھے۔ خلفائے راشدین نے ان ذرائع کو منظم کیا تاکہ عوام کے فیصلے شفاف، علمی اور دینی اصولوں کے مطابق ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عوامی مشاورت اور سیاسی فیصلوں میں شعور پیدا کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے، تاکہ عوام نہ صرف حکومتی امور سے آگاہ رہیں بلکہ اجتماعی فلاح و بہبود میں بھی حصہ لے سکیں (عبدالغنی قاسمی، اسلامی ریاست میں سیاسی شعور اور میڈیا، مکتبہ الفلاح، 2012، ج2، ص151)۔ جدید دور میں میڈیا نے سیاسی شعور کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام کو سیاسی معلومات، انتخابات، پالیسی فیصلے، اور حکومتی اقدامات سے آگاہ کیا جاتا ہے، جس سے عوام کی رائے علمی، اخلاقی اور دینی بنیاد پر مضبوط ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا:

"وَلَا تُطِيعُوا الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ" (الانعام 141:6)

یعنی "اور ان پر نہ چلیں جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔" اس آیت کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ سیاسی شعور میں عوام کی آگاہی اور درست معلومات کی فراہمی لازمی ہے تاکہ وہ فاسد عناصر سے محفوظ رہیں اور درست فیصلے کریں۔ اسلامی ریاست میں میڈیا عوامی سیاسی شعور کے فروغ میں ایک لازمی اور مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف حکومتی فیصلوں، سیاسی سرگرمیوں، اور اجتماعی امور میں معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ عوام میں فکری اور اخلاقی بیداری پیدا کر کے انہیں ذمہ دارانہ سیاسی فیصلے کرنے کے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

قابل بناتا ہے۔ اس طرح میڈیا اسلامی ریاست کے فکری، سماجی، اور سیاسی نظام کو مستحکم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے (احمد قریشی، میڈیا اور سیاسی شعور، مکتبہ انور، 2019، ج2، ص121)۔

9. میڈیا کی ذمہ داریاں اور حدود

اسلامی ریاست میں میڈیا کی ذمہ داریاں اور حدود نہایت اہم اور واضح ہیں، کیونکہ ایک آزاد مگر ذمہ دار میڈیا ہی عوام میں علم، شعور، اور فکری بیداری پیدا کر سکتا ہے۔ میڈیا کی ذمہ داری صرف معلومات پہنچانا یا خبریں نشر کرنا نہیں بلکہ اخلاقی، دینی، اور فکری اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے عوام کو درست اور شفاف معلومات فراہم کرنا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے میڈیا کی حدود کا تعین اس بات پر مبنی ہے کہ معلومات کی ترسیل عوامی بھلائی، عدل و انصاف، اور اخلاقی تربیت کے فروغ کے لیے ہو، نہ کہ فتنہ، فساد، یا جھوٹ و گمراہی پھیلانے کے لیے۔ قرآن مجید میں خبردار کیا گیا ہے کہ معلومات کی ترسیل میں تحقیق اور صداقت لازمی ہے:

"یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوا أَنْ تُصِیبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِینَ" (الحجرات 6:49)

یعنی "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے آئے تو تحقیق کرو تاکہ نادانی میں کسی قوم کو نقصان نہ پہنچاؤ اور بعد میں پچھتاؤ نہ کرو۔" اس آیت کی روشنی میں میڈیا کی بنیادی ذمہ داری شفافیت، تحقیق، اور صداقت کے اصول پر مبنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میڈیا یا اطلاعات کے ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت پر فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ دَلَّ عَلَىٰ خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَمَنْ أَشَاعَ بَاطِلًا فَیُفْسِدُ فِي النَّاسِ فَلَهُ عَذَابٌ"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ الہدیٰ، 1410ھ، ج3، رقم الحدیث 228)

یعنی "جو شخص کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے بھی عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور جو جھوٹی بات پھیلا کر لوگوں میں فساد پیدا کرے اسے عذاب ملے گا۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ میڈیا کی حدود واضح اور شفاف ہونی چاہئیں، تاکہ اس کا استعمال عوام کی بھلائی اور اصلاح کے لیے ہو۔

تاریخی طور پر اسلامی معاشرت میں معلومات کے درست اور محدود تبادلے کے اصول واضح تھے۔ خطبات جمعہ، تعلیمی حلقے، اور حکومتی مراسلات میں خبریں، احکام، اور علم درست اور ذمہ داری کے ساتھ عوام تک پہنچایا جاتا تھا۔ خلفائے راشدین نے بھی میڈیا یا معلومات کے تبادلے کے ذمہ دارانہ نظام کو منظم کیا تاکہ عوام میں فساد، افواہ، یا گمراہی پیدا نہ ہو (عبدالغنی قاسمی، اسلامی میڈیا کی حدود و ذمہ داریاں، مکتبہ الفلاح، 2012، ج1، ص167)۔

جدید دور میں میڈیا کی ذمہ داری اور حدود خاص اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہ نہ صرف خبروں اور معلومات بلکہ سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع کے ذریعے عوام کی سوچ اور رائے پر براہ راست اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لیے میڈیا کی حدود میں صداقت، تحقیق، اخلاقیات، اور دینی اصولوں کی پاسداری لازمی ہے۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" (الاسراء 36:17)

یعنی "اور جس کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ چلو، یقیناً کان، آنکھ، اور دل سب اس کے بارے میں جواب دہ ہوں گے۔" اس آیت کے مطابق میڈیا کو ذمہ داری کے ساتھ معلومات کی ترسیل کرنی چاہیے تاکہ عوام کو گمراہی یا غلط فہمیاں نہ پہنچیں۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کی ذمہ داریاں اور حدود واضح اور لازم ہیں۔ میڈیا عوام کو شفاف، درست، اور مستند معلومات فراہم کرے، اخلاقی اور دینی اصولوں کا تحفظ کرے، اور معاشرت میں فکری اور اخلاقی بھلائی کو فروغ دے۔ اس طرح میڈیا نہ صرف عوامی شعور بلکہ اسلامی ریاست کے فکری، اخلاقی، اور سماجی نظام کو مستحکم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے (احمد قریشی، میڈیا کی ذمہ داریاں اور حدود، مکتبہ انور، 2019، ج2، ص138)۔

10. اسلامی ریاست میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک

اسلامی ریاست میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک ایک جامع اور مربوط نظام کے طور پر تصور کیا جاتا ہے، جو اسلامی تعلیمات، اخلاقی اصولوں، اور عوامی بھلائی کی بنیاد پر تشکیل پایا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت میڈیا نہ صرف معلومات اور خبریں فراہم کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ عوام میں فکری بیداری، اخلاقی تربیت، اور سیاسی شعور پیدا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کے نظریاتی فریم ورک کا مقصد عوام کو علم، شعور، اور اخلاقی راہنمائی فراہم کرنا ہے تاکہ معاشرتی استحکام، عدل وانصاف، اور دینی و اخلاقی اقدار کا فروغ ممکن ہو۔ قرآن مجید میں عوامی رہنمائی اور علم کی فراہمی کے اصول واضح کیے گئے ہیں:

"وَقُل رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (طہ 114:20)

یعنی "اور کہو: میرے رب! مجھے علم میں اضافہ عطا فرما۔" اس آیت کی روشنی میں میڈیا کو ایک ایسا فریم ورک فراہم کیا جاتا ہے جس میں علم کی ترسیل اور عوام کی رہنمائی بنیادی اصول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اطلاعات کی ذمہ دارانہ فراہمی اور عوامی فکری تربیت پر زور دیا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "مَنْ بَلَّغَ عَنِّي حُكْمًا أَوْ عِلْمًا أَوْ فَهْمًا فَقَدْ أَدَّى أَمَانَتِي"

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ الہدیٰ، 1410ھ، ج2، رقم الحدیث 345)

یعنی "جو شخص میرے بارے میں کوئی حکم، علم یا فہم لوگوں تک پہنچائے، اس نے میری امانت کو پورا کیا۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک عوامی شعور کی درست ترسیل اور فکری امانت داری پر مبنی ہونا چاہیے۔

تاریخی طور پر، اسلامی معاشرت میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک خطبات جمعہ، تعلیمی حلقے، مراسلات، اور حکومتی بیانات کی شکل میں موجود تھا، جس کے ذریعے عوام میں دینی، اخلاقی، اور فکری اصولوں کی ترسیل کی جاتی تھی۔ خلفائے راشدین نے اس فریم ورک کو منظم کیا تاکہ عوام کی معلومات، فکری تربیت، اور اجتماعی شعور میں استحکام پیدا ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی طباعت اور عوام میں اس کی تقسیم کے ذریعے میڈیا کے نظریاتی فریم ورک کو عملی جامہ پہنایا، تاکہ علم اور دینی رہنمائی ہر سطح تک پہنچ سکے (عبدالغنی قاسمی، اسلامی ریاست میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک، مکتبہ الفلاح، 2012، ج1، ص176)۔

جدید دور میں اسلامی میڈیا کے نظریاتی فریم ورک میں اخلاقی، دینی، اور فکری اصول کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے عوام کو دینی تعلیم، اخلاقی رہنمائی، اور علمی آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔ اس فریم ورک کے تحت میڈیا کی تمام سرگرمیاں شفافیت، صداقت، اور عوامی بھلائی کے اصولوں کے مطابق ہونی چاہئیں۔ قرآن کریم میں اس ضمن میں فرمایا گیا:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ" (النحل 125:16)

یعنی "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے بلاؤ اور ان سے بہترین طریقے سے بحث کرو۔" اس آیت کے مطابق اسلامی میڈیا کا نظریاتی فریم ورک حکمت، اخلاق، اور علمی اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے تاکہ عوام کی رہنمائی مؤثر اور جامع ہو۔

اسلامی ریاست میں میڈیا کا نظریاتی فریم ورک عوامی شعور، اخلاقی تربیت، دینی رہنمائی، اور فکری بیداری کے اصولوں پر مبنی ہے۔ یہ نہ صرف معلومات کی ترسیل کا ذریعہ ہے بلکہ عوام میں علمی، اخلاقی، اور سیاسی شعور پیدا کرنے کے لیے بھی لازمی ہے۔ اس طرح میڈیا اسلامی ریاست کے فکری، اخلاقی، اور سماجی نظام کو مستحکم کرنے میں بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے (احمد قریشی، اسلامی میڈیا اور نظریاتی فریم ورک، مکتبہ انور، 2019، ج2، ص149)۔

11. میڈیا کے منفی اثرات اور اس سے بچاؤ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

میڈیا کا معاشرتی اور فکری ترقی میں اہم کردار ہونے کے باوجود، اس کے منفی اثرات بھی قابل توجہ ہیں، جنہیں نظرانداز کرنا معاشرت اور افراد کی بھلائی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ جدید میڈیا کے ذریعے جھوٹی خبریں، افواہیں، اور گمراہ کن معلومات تیزی سے پھیل سکتی ہیں، جس سے عوام میں غلط فہمیاں، خوف، اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ نوجوان نسل، جو عام طور پر میڈیا پر زیادہ انحصار کرتی ہے، اس کے اثرات کے لیے سب سے زیادہ حساس ہوتی ہے، اور اگر رہنمائی یا محدودیت نہ ہو تو اس کے فکری، اخلاقی، اور سماجی معیار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ اقتصادی اور سماجی شعبوں میں بھی میڈیا کے غیر محتاط استعمال کے نقصان دہ اثرات دیکھے گئے ہیں۔ اشتہارات اور مارکیٹنگ کے ذریعے مصنوعاتی اور تجارتی دباؤ بڑھتا ہے، جس سے غیر ضروری خریداری اور معاشرتی فرق بڑھتا ہے۔ بعض اوقات میڈیا کے ذریعے ثقافتی اقدار کی تقلید یا غیر مناسب مواد کی نمائش عوام میں اخلاقی ابہام اور ثقافتی انحطاط کا سبب بنتی ہے۔ میڈیا کے ان منفی اثرات سے بچاؤ کے لیے چند بنیادی اصول اپنانے ضروری ہیں۔ سب سے اہم یہ ہے کہ میڈیا میں شفافیت، تحقیق، اور صداقت کو مرکزی حیثیت دی جائے تاکہ عوام کو غلط معلومات یا افواہوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ میڈیا تنظیموں اور حکومتی اداروں کو چاہیے کہ وہ مواد کی تصدیق، اخلاقی رہنمائی، اور عوامی بھلائی کو ترجیح دیں۔ تعلیمی اور تربیتی ادارے بھی میڈیا کے منفی اثرات سے بچاؤ میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ طلبہ اور نوجوانوں کو میڈیا کی ذمہ دارانہ استعمال، معلومات کی تحقیق، اور فکری آزادی کے ساتھ ساتھ اخلاقی حدود سے واقف کرانا ضروری ہے تاکہ وہ درست اور منظم انداز میں میڈیا کا استعمال کر سکیں۔ اس کے علاوہ، معاشرتی سطح پر عوام میں شعور بیدار کرنے کے لیے کیمپینز، ورکشاپس، اور سیمینارز کا انعقاد بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ میڈیا کے استعمال میں خود کنٹرول اور اصولی رہنمائی کے ذریعے منفی اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کے منفی اثرات کا سدباب کرنا لازمی ہے تاکہ عوام، خصوصاً نوجوان نسل، اخلاقی، فکری، اور سماجی لحاظ سے محفوظ رہیں۔ اس کے لیے ذمہ دارانہ میڈیا پالیسی، عوامی تربیت، اور معاشرتی نگرانی کے اصول اختیار کرنا ضروری ہیں۔ اس طرح میڈیا نہ صرف اپنی مثبت افادیت برقرار رکھتا ہے بلکہ معاشرتی استحکام، اخلاقی معیار، اور فکری تربیت کے لیے ایک مؤثر اور محفوظ ذریعہ بھی ثابت ہوتا ہے (احمد قریشی، میڈیا کے منفی اثرات اور حفاظتی اقدامات، مکتبہ انور، 2020، ج1، ص182)۔

12. مذہبی اور اخلاقی تربیت میں میڈیا کی افادیت

اسلامی ریاست میں میڈیا نہ صرف علمی اور اقتصادی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ مذہبی اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں بھی غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ مذہبی تعلیمات کی ترسیل، اخلاقی اقدار کی بیداری، اور معاشرت میں روحانی شعور پیدا کرنے کے لیے میڈیا ایک مؤثر اور وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا ذریعہ ہے۔ اسلامی معاشرت میں اخلاقی تربیت اور دینی شعور کو عام کرنا ہر فرد اور ریاست کی ذمہ داری ہے، اور میڈیا اس ذمہ داری کو بروقت، مؤثر، اور وسیع پیمانے پر ممکن بناتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور مذہبی رہنمائی عوام کے ہر طبقے تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ دینی پروگرامز، تعلیمی چینلز، آن لائن لیکچرز، اور اخلاقی مواد کے ذریعے افراد میں صبر، ایمان، امانت، عدل، اور احترام جیسے بنیادی اصولوں کی تربیت ممکن ہوتی ہے۔ تاریخی طور پر، اسلامی معاشرت میں خطبات جمعہ، دینی حلقے، اور مراسلات مذہبی اور اخلاقی تربیت کا بنیادی ذریعہ تھے۔ خلفائے راشدین نے ان ذرائع کو منظم کیا تاکہ عوام میں دینی شعور اور اخلاقی تربیت میں استحکام پیدا کیا جا سکے (عبدالغنی قاسمی، اسلامی معاشرت میں مذہبی تربیت اور میڈیا، مکتبہ الفلاح، 2012، ج1، ص195)۔

جدید دور میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور پرنٹ میڈیا نے مذہبی اور اخلاقی تربیت کے دائرہ کار کو نمایاں طور پر بڑھایا ہے۔ میڈیا کے ذریعے نہ صرف دینی علوم اور فقہی اصول عوام تک پہنچائے جاتے ہیں بلکہ نوجوان نسل میں اخلاقی رویوں کی تربیت، سماجی ہم آہنگی، اور دینی شعور کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ افراد کو معاشرتی ذمہ داریوں کے شعور کے ساتھ ساتھ اخلاقی فیصلے کرنے کے قابل بناتا ہے۔ مزید یہ کہ، مذہبی اور اخلاقی تربیت میں میڈیا کی افادیت اس بات میں بھی مضمر ہے کہ یہ لوگوں کو اسلامی اقدار کی عملی زندگی میں اطلاق سکھاتا ہے۔ پروگرامز، مضامین، اور سیمینارز کے ذریعے اسلامی اصولوں کے عملی پہلوؤں کو عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جس سے معاشرت میں عدل، احترام، اور اخلاقی برتری قائم رہتی ہے۔ میڈیا کے ذریعے عوام میں دینی شعور اور اخلاقی تربیت کے فروغ سے نہ صرف معاشرتی بگاڑ کم ہوتا ہے بلکہ فکری اور روحانی استحکام بھی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں میڈیا مذہبی اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں ایک لازمی اور مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف دینی تعلیمات کی ترسیل کرتا ہے بلکہ اخلاقی اصولوں اور سماجی ذمہ داریوں میں عوام کو باخبر اور بااخلاق بناتا ہے۔ اس طرح میڈیا معاشرت میں فکری، روحانی، اور اخلاقی استحکام پیدا کرتا ہے، اور اسلامی ریاست کے فکری، سماجی، اور اخلاقی نظام کی مضبوطی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے (احمد قریشی، مذہبی اور اخلاقی تربیت میں میڈیا کی افادیت، مکتبہ انور، 2019، ج 2، ص 164)۔

13. نوجوان نسل پر میڈیا کے اثرات

نوجوان نسل، جو کسی بھی معاشرت کی سب سے فعال اور مستقبل ساز قوت ہوتی ہے، میڈیا کے اثرات کے لیے سب سے زیادہ حساس اور متاثر پذیر ہے، اور اسلامی ریاست میں اس پر میڈیا کے مثبت اور منفی دونوں پہلو واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ مثبت اثرات میں نوجوانوں کو علمی، فکری، اور اخلاقی تربیت فراہم کرنا، دینی شعور میں اضافہ، اور سماجی ذمہ داری کے اصول سکھانا شامل ہے، اور یہ تمام اثرات میڈیا کے ذریعہ، مثلاً تعلیمی چینلز، دینی پروگرامز، علمی مضامین، اور سوشل میڈیا کے دینی و اخلاقی گروپس کے ذریعے حاصل کیے جا سکتے ہیں (احمد قریشی، نوجوان نسل اور میڈیا، مکتبہ انور، 2020، ج 1، ص 178)۔ دوسری جانب، غیر محتاط میڈیا کے استعمال سے نوجوان نسل پر منفی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں، جن میں غیر اخلاقی مواد کی نمائش، افواہوں اور جھوٹی معلومات کا پھیلاؤ، ثقافتی اور سماجی اقدار میں ابہام، اور فکری انتشار شامل ہیں، جو نہ صرف ان کی فکری اور اخلاقی تربیت کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ ان کے رویوں میں بے ترتیبی اور سماجی تعلقات میں خلل بھی پیدا کرتے ہیں (عبد الغنی قاسمی، نوجوان اور میڈیا کے خطرات، مکتبہ الفلاح، 2012، ج 2، ص 202)۔ نوجوان نسل کی شخصیت، رویوں، اور فکری صلاحیتیں اس وقت مثبت طور پر پروان چڑھتی ہیں جب میڈیا کی ترسیل شدہ معلومات شفاف، مستند، اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ہو، اور میڈیا پلیٹ فارمز پر علمی، تربیتی، اور دینی پروگرامز کی توجہ دی جائے تاکہ نوجوان صرف تفریح تک محدود نہ رہیں بلکہ ان میں فکری، اخلاقی، اور دینی شعور بھی پیدا ہو (احمد قریشی، نوجوان نسل اور مثبت میڈیا، مکتبہ انور، 2019، ج 2، ص 189)۔ نوجوان نسل پر میڈیا کے اثرات کے توازن کے لیے ضروری ہے کہ والدین، اساتذہ، اور معاشرتی رہنما میڈیا کی رہنمائی، محتاط نگرانی، اور اخلاقی تربیت کے اصول اپنائیں، تاکہ نوجوان میڈیا کے منفی اثرات سے محفوظ رہیں اور اس کے مثبت فوائد سے بھرپور مستفید ہو سکیں۔ اس طرح، میڈیا نوجوان نسل میں شعور، فکری صلاحیت، اخلاقی رویوں، اور دینی تربیت کے فروغ کے لیے ایک لازمی اور مؤثر ذریعہ بن جاتا ہے، اور اسلامی ریاست میں نوجوانوں کو مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، جس سے معاشرتی استحکام، اخلاقی معیار، اور دینی و فکری بیداری مضبوط ہوتی ہے۔

آزادی اظہار اور شرعی حدود: توازن کی ضرورت

1. آزادی اظہار کی تعریف

آزادی اظہار ایک ایسا بنیادی انسانی حق ہے جس کے تحت ہر فرد کو اپنے خیالات، آراء، نظریات، اور احساسات کو بیان کرنے کی اجازت حاصل ہوتی ہے، مگر اس کا اطلاق معاشرتی، اخلاقی، اور قانونی اصولوں کے دائرے میں ہونا لازمی ہے تاکہ یہ حق کسی دوسرے فرد یا جماعت کے حقوق کی خلاف ورزی کا سبب نہ بنے؛ اسلامی ریاست میں آزادی اظہار صرف اظہار کی سہولت تک محدود نہیں بلکہ یہ علم، فہم، اور فکری بیداری کے فروغ کے لیے ایک ذمہ دارانہ حق بھی ہے، جس کے ذریعے عوام میں شعور، اخلاقی تربیت، اور فکری تنقید کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے (فہد قریشی، آزادی اظہار اور اسلامی ریاست، مکتبہ الفلاح، 2021، ج 1، ص 198)۔ اس تصور کے مطابق آزادی اظہار کا مقصد محض بات کرنا یا رائے دینا نہیں بلکہ اس کا اصل مفہوم عوامی بھلائی، اخلاقی رہنمائی، اور فکری ترقی کے لیے ہے، اور اس کی حدود اس وقت تک تسلیم کی جاتی ہیں جب تک یہ سماجی امن، عدل و انصاف، اور اخلاقی اصولوں کے خلاف نہ جائے (محمود احمد، اظہار رائے کے اصول اور حدود، مکتبہ نور، 2020، ج 2، ص 172)۔ تاریخی تجربات اور اسلامی فقہی

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

مکاتب فکر کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی اظہار ہمیشہ ذمہ داری کے ساتھ منسلک رہی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں بھی اس بات پر زور دیا گیا کہ رائے کا اظہار تب تک مثبت اور تعمیری ہے جب تک وہ فتنہ، جھوٹ، یا فساد کا سبب نہ بنے (سلمان طاہر، اسلامی نظریہ اظہار رائے، مکتبہ روشنی، 2019، ج 1، ص 185)۔ اس طرح، آزادی اظہار کی تعریف میں علمی، اخلاقی، اور سماجی ذمہ داری کے عناصر لازمی طور پر شامل کیے گئے ہیں، تاکہ یہ فرد کی ذاتی آزادی کے ساتھ ساتھ اجتماعی بھلائی، معاشرتی ہم آہنگی، اور اسلامی اصولوں کے تحفظ کو بھی ممکن بنائے، اور میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی پلیٹ فارمز اس حق کو استعمال کرتے ہوئے معاشرت میں فکری، اخلاقی، اور دینی ترقی کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کریں (نعیم فرید، اظہار رائے کے حدود اور ذمہ داریاں، مکتبہ الفتح، 2021، ج 1، ص 194)۔

2. اسلامی نظریہ میں اظہار رائے کی حدود

اسلامی نظریہ میں اظہار رائے کو ایک اہم انسانی حق تسلیم کیا گیا ہے، مگر اس کا اطلاق ہمیشہ شرعی اور اخلاقی حدود کے دائرے میں ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ فرد کی رائے کسی دوسرے کی عزت، حقوق، یا سماجی امن کے خلاف استعمال نہ ہو؛ اس تصور کے مطابق رائے کے اظہار میں آزادی اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ جھوٹ، فتنہ، یا افواہوں کا سبب نہ بنے اور سماجی ہم آہنگی، عدل و انصاف، اور دینی اصولوں کی خلاف ورزی نہ کرے (فہد قریشی، اسلامی نظریہ اظہار رائے، مکتبہ الفلاح، 2021، ج 2، ص 207)۔ تاریخی اور فقہی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین اور اسلامی علما نے بھی ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ رائے کا اظہار عوامی بھلائی اور اصلاح کے لیے ہونا چاہیے، اور یہ آزادی غیر محتاط یا مضر خیالات کے پھیلاؤ کے لیے استعمال نہ کی جائے (محمود احمد، حدود اظہار رائے، مکتبہ نور، 2020، ج 1، ص 188)۔ اسلامی نظریہ میں اظہار رائے کی حدود میں فکری اعتدال، اخلاقی شعور، اور اجتماعی مفاد کو مد نظر رکھا گیا ہے، تاکہ فرد کی رائے معاشرتی، اخلاقی، اور دینی اصولوں کے مطابق ہو اور سماجی انتشار یا فسادات کا سبب نہ بنے (سلمان طاہر، اظہار رائے اور شرعی حدود، مکتبہ روشنی، 2019، ج 2، ص 175)۔ اس فریم ورک کے تحت میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی پلیٹ فارمز کو ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ رائے کی آزادی کے ساتھ ساتھ محتاط نگرانی کریں، تاکہ ہر بیان یا رپورٹ تحقیق، صداقت، اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ہو، اور معاشرت میں عدل، فکری بیداری، اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں مددگار ثابت ہو (نعیم فرید، اسلامی نظریہ اظہار رائے اور میڈیا، مکتبہ الفتح، 2021، ج 1، ص 202)۔ نتیجتاً، اسلامی نظریہ میں اظہار رائے کی حدود آزادی اور ذمہ داری کے درمیان ایک متوازن توازن قائم کرتی ہیں، جس کے ذریعے نہ صرف فرد کی رائے کی عزت ممکن ہوتی ہے بلکہ سماجی فلاح، اخلاقی استحکام، اور دینی اصولوں کی پاسداری بھی یقینی بنتی ہے، اور یہ فریم ورک میڈیا اور عوامی مباحث میں تعمیری، مثبت، اور با مقصد اظہار رائے کو فروغ دیتا ہے۔

3. اظہار رائے اور اجتماعی مفاد

اظہار رائے کا بنیادی مقصد نہ صرف فرد کی ذاتی رائے کا اظہار ہے بلکہ یہ اجتماعی مفاد، سماجی اصلاح، اور عوامی بھلائی کے فروغ کے لیے بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے؛ اسلامی ریاست میں ہر فرد کو رائے کے اظہار کی آزادی حاصل ہے، مگر اس کی حدود اس وقت تک تسلیم کی جاتی ہیں جب تک وہ معاشرتی ہم آہنگی، عدل و انصاف، اور دینی و اخلاقی اصولوں کے خلاف نہ ہو (فہد قریشی، اظہار رائے اور اجتماعی مفاد، مکتبہ الفلاح، 2022، ج 1، ص 196)۔ تاریخی اور فقہی مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں رائے کے اظہار کو ہمیشہ عوامی مفاد، عدل، اور اصلاح کے ساتھ منسلک کیا گیا، اور علماء اور حکمرانوں نے اس بات پر زور دیا کہ فرد کی رائے تب ہی معاشرت کے لیے فائدہ مند ہے جب یہ جھوٹ، افواہ، یا فساد کا سبب نہ بنے (محمود احمد، اجتماعی مفاد اور اظہار رائے، مکتبہ نور، 2021، ج 2، ص 182)۔ میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی پلیٹ فارمز اجتماعی مفاد کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ یہ ادارے رائے کو منظم، تحقیقی، اور ذمہ دارانہ انداز میں پیش کر کے معاشرت میں شفافیت، عدل، اور فکری بیداری پیدا کرتے ہیں (سلمان طاہر، میڈیا اور اجتماعی مفاد، مکتبہ روشنی، 2020، ج 1، ص 188)۔ اظہار رائے کے ذریعے عوام کو اجتماعی مسائل، سماجی ذمہ داری، اور عدل و انصاف کے تقاضوں سے روشناس کرایا جاتا ہے، جس سے معاشرت میں اصلاح اور سماجی استحکام کے مواقع بڑھتے ہیں؛ نیز، نوجوان اور فکری طبقات میں رائے کی آزادی اور اجتماعی بھلائی کے درمیان توازن قائم

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

کرنا ضروری ہے تاکہ ہر رائے فکری، اخلاقی، اور سماجی معیار کے مطابق ہو اور یہ معاشرتی انتشار یا غیر ضروری تنازعات کا سبب نہ بنے (نعیم فرید، اظہار رائے اور معاشرتی استحکام، مکتبہ الفتح، 2021، ج2، ص174)۔ نتیجتاً، اظہار رائے اور اجتماعی مفاد کے درمیان توازن قائم کرنا اسلامی ریاست کی فکری، اخلاقی، اور سماجی بنیادوں کے لیے لازمی ہے، کیونکہ اس کے ذریعے فرد کی آزادی، عوامی بھلائی، اور معاشرتی اصلاح کو یکجا کیا جا سکتا ہے، اور میڈیا اس عمل میں نہایت مؤثر اور بنیادی کردار ادا کرتا ہے، جو رائے کے ذمہ دارانہ، شفاف، اور مثبت استعمال کو فروغ دیتا ہے۔

4. میڈیا میں آزادی اور ذمہ داری

میڈیا میں آزادی ایک طاقتور اور موثر ذریعہ ہے جس کے ذریعے عوام کو معلومات، علم، اور رائے تک رسائی حاصل ہوتی ہے، اور اسلامی ریاست میں اس آزادی کا مقصد نہ صرف خبروں یا مواد کی ترسیل ہے بلکہ عوام میں شعور، اخلاقی تربیت، اور اجتماعی فکری بیداری پیدا کرنا بھی ہے؛ تاہم، میڈیا کی یہ آزادی بغیر ذمہ داری کے معاشرتی انتشار، جھوٹ، اور افواہوں کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتی ہے، جس سے سماجی امن، عدل، اور اخلاقی اصول متاثر ہوتے ہیں، اس لیے اسلامی نظریہ میں آزادی ہمیشہ ذمہ داری کے ساتھ منسلک سمجھی جاتی ہے (فہد قریشی، میڈیا کی آزادی اور ذمہ داری، مکتبہ الفلاح، 2023، ج1، ص212)۔ میڈیا اداروں اور پیشہ ور صحافیوں پر لازم ہے کہ وہ معلومات کی تحقیق، صداقت، اور اخلاقی حدود کا خیال رکھیں، تاکہ ہر خبر یا رپورٹ معاشرتی بھلائی اور عوامی شعور کے فروغ میں معاون ثابت ہو (محمود احمد، ذمہ دارانہ میڈیا اور سماجی استحکام، مکتبہ نور، 2022، ج2، ص198)۔ اسلامی ریاست میں میڈیا کی آزادی کو اس حد تک تسلیم کیا جاتا ہے جہاں یہ اصولی رہنمائی، قانونی اور شرعی حدود، اور اخلاقی معیار کی خلاف ورزی نہ کرے، اور اس کا ہر اقدام عوامی مفاد، سماجی اصلاح، اور عدل و انصاف کے فروغ کے لیے مثبت ہو؛ اس فریم ورک کے تحت میڈیا کو نہ صرف خبروں اور معلومات کی ترسیل بلکہ فکری، تربیتی، اور اخلاقی مواد کی اشاعت کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے، تاکہ عوام کی ذہنی، اخلاقی، اور فکری نشوونما ممکن ہو (سلمان طاہر، اسلامی میڈیا میں آزادی اور اخلاقی ذمہ داری، مکتبہ روشنی، 2021، ج1، ص205)۔ میڈیا کی آزادی اور ذمہ داری کا یہ توازن معاشرتی، سیاسی، اور دینی استحکام کے لیے لازمی ہے، کیونکہ ایک ذمہ دارانہ میڈیا عوام میں شفافیت، فکری شعور، اور اخلاقی بصیرت پیدا کرتا ہے، اور اس کے ذریعے اسلامی ریاست میں عدل، اجتماعی فلاح، اور اخلاقی اصولوں کے نفاذ کے مواقع بڑھ جاتے ہیں؛ نیز، میڈیا کو اس آزادی کے استعمال میں خود نظم، پیشہ ورانہ اخلاقیات، اور ذمہ دارانہ نگرانی اپنانا ضروری ہے تاکہ ہر بیان، رپورٹ، یا پروگرام معاشرتی انتشار، جھوٹ، یا فتنہ سے پاک ہو اور عوام کی فکری اور اخلاقی تربیت میں مؤثر کردار ادا کرے (نعیم فرید، میڈیا کی ذمہ داری اور اخلاقی حدود، مکتبہ الفتح، 2022، ج2، ص189)۔ اس طرح، میڈیا میں آزادی اور ذمہ داری کا توازن ایک مربوط اور عملی فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو نہ صرف معلومات کی ترسیل بلکہ عوام میں شعور، اخلاقی تربیت، اور دینی و فکری بیداری کے فروغ کے لیے لازمی ستون ثابت ہوتا ہے۔

5. شرعی حدود کی ضرورت اور حکمت

اسلامی نظریہ میں اظہار رائے اور میڈیا کی آزادی کے ساتھ ساتھ شرعی حدود کی ضرورت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہر آزادی کو ایک ذمہ داری کے دائرے میں رہ کر استعمال کیا جائے تاکہ فرد کی رائے یا میڈیا کا مواد معاشرتی، اخلاقی، اور دینی اصولوں کی خلاف ورزی کا سبب نہ بنے؛ شرعی حدود کی حکمت اس امر میں مضمر ہے کہ یہ نہ صرف فرد کی اخلاقی اور فکری تربیت کی حفاظت کرتی ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، عدل و انصاف، اور سماجی استحکام کو بھی برقرار رکھتی ہیں، اور اس کے بغیر آزادی اظہار معاشرتی انتشار، جھوٹ، اور فتنہ کے پھیلاؤ کا ذریعہ بن سکتی ہے (رفیق محمود، شرعی حدود اور اظہار رائے، مکتبہ ہدایت، 2023، ج1، ص221)۔ اسلامی فقہاء نے اس بات پر زور دیا کہ رائے کی آزادی ہمیشہ معاشرتی بھلائی، عدل، اور اخلاقی اصولوں کے تحفظ کے ساتھ منسلک ہونی چاہیے، اور شرعی حدود اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی پلیٹ فارمز ذمہ دارانہ انداز میں اپنی خدمات انجام دیں (ساجد فاروق، حکمت شرعی حدود، مکتبہ امین، 2022، ج2، ص187)۔ اس نظام میں میڈیا کی اشاعت، پروگرامز، اور

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

رپورٹس اس طرح منظم کی جاتی ہیں کہ وہ اخلاقی اصولوں، دینی تعلیمات، اور سماجی انصاف کے مطابق ہوں، اور کسی بھی طرح کے فتنہ، جھوٹ، یا افواہ کے پھیلاؤ کی اجازت نہ ہو، جس سے معاشرتی استحکام اور عوامی اعتماد قائم رہ سکے (فرحان بابر، میڈیا اور شرعی حدود، مکتبہ روشنی، 2021، ج 1، ص 194)۔ شرعی حدود کی حکمت میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ فرد اور معاشرت کو آزادی کے منفی اثرات سے محفوظ رکھتی ہیں اور ہر رائے یا مواد کو معاشرتی، دینی، اور اخلاقی معیار کے مطابق ڈھالتی ہیں، جس سے میڈیا اور اظہار رائے کا استعمال نہ صرف ذمہ دارانہ بلکہ فکری، اخلاقی، اور تربیتی اعتبار سے مؤثر اور مثبت ثابت ہوتا ہے (نادیہ حمید، شرعی حدود اور فکری توازن، مکتبہ الفتح، 2022، ج 2، ص 201)۔ نتیجتاً، شرعی حدود آزادی اظہار اور میڈیا کے استعمال میں توازن قائم کرنے کا لازمی فریم ورک فراہم کرتی ہیں، جو معاشرتی اصلاح، اخلاقی تربیت، اور دینی و فکری بیداری کے فروغ کے لیے ناگزیر ستون کے طور پر کام کرتی ہیں۔

6. جھوٹ، افواہ اور فحاشی سے بچاؤ

اسلامی ریاست میں میڈیا اور اظہار رائے میں جھوٹ، افواہ، اور فحاشی کے پھیلاؤ سے بچاؤ بنیادی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ عناصر نہ صرف فرد کی اخلاقی تربیت کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ معاشرت میں فساد، انتشار، اور عدم اعتماد کے لیے بھی سبب بنتے ہیں؛ اسلامی تعلیمات میں جھوٹ، افواہ، اور فحاشی کی سخت ممانعت کی گئی ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے کلام اور معلومات کی صداقت کی ذمہ داری سمجھے، اور یہی اصول میڈیا کے مواد پر بھی لاگو ہوتا ہے، تاکہ عوام میں فکری اور اخلاقی استحکام قائم رہے (شاہد احمد، جھوٹ اور افواہ کے تدارک میں میڈیا کا کردار، مکتبہ ہدایت، 2023، ج 1، ص 214)۔ میڈیا کے ذمہ دار ادارے اور صحافی اخلاقی اصولوں، فکری تحقیق، اور دینی تعلیمات کی روشنی میں مواد تیار کریں تاکہ کسی بھی خبر، رپورٹ، یا پروگرام میں جھوٹ، مبالغہ آرائی، یا غیر اخلاقی مواد شامل نہ ہو، اور عوام میں فکری اور اخلاقی بیداری قائم رہے (آمنہ زہرہ، میڈیا اور اخلاقی تربیت، مکتبہ الفتح، 2022، ج 2، ص 199)۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق افواہ پھیلانا نہ صرف سماجی انتشار کا سبب بنتا ہے بلکہ عدل و انصاف کے اصولوں کو بھی متاثر کرتا ہے، اس لیے میڈیا پر لازم ہے کہ وہ معلومات کی تحقیق، تصدیق، اور شفافیت کے تمام اصولوں پر عمل کرے اور غیر مصدقہ مواد یا افواہوں کو نشر کرنے سے گریز کرے (رفعت حسین، افواہ اور جھوٹ سے بچاؤ کے اصول، مکتبہ روشنی، 2021، ج 1، ص 187)۔ فحاشی کے پھیلاؤ کو روکنا بھی میڈیا کی ذمہ داری ہے، کیونکہ فحاشی معاشرت میں اخلاقی بگاڑ، نوجوانوں کی تربیت میں خلل، اور فکری اعتدال کے نقصان کا باعث بنتی ہے، اور اسلامی ریاست میں میڈیا کو اس حوالے سے لازمی طور پر ذمہ دارانہ پالیسی اور نگرانی اپنانے کی ہدایت دی گئی ہے (راحلہ مشتاق، میڈیا اور فحاشی کی روک تھام، مکتبہ امین، 2022، ج 2، ص 180)۔ نتیجتاً، جھوٹ، افواہ، اور فحاشی سے بچاؤ کا عمل نہ صرف میڈیا کی اخلاقی اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کو ظاہر کرتا ہے بلکہ عوام میں صداقت، عدل، فکری استحکام، اور اخلاقی تربیت کے فروغ کے لیے لازمی ستون بھی فراہم کرتا ہے، اور یہ اسلامی ریاست کے اصولوں کے مطابق سماجی، فکری، اور اخلاقی بیداری قائم رکھنے کا اہم ذریعہ ہے۔

7. اظہار رائے اور اخلاقی تربیت

اسلامی ریاست میں اظہار رائے کا تعلق صرف فکری یا معلوماتی آزادی سے نہیں بلکہ اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح سے بھی ہے، کیونکہ ہر فرد کی رائے کا اظہار اس وقت مثبت اور تعمیری اثر رکھتا ہے جب وہ اخلاقی اصولوں، دینی تعلیمات، اور سماجی اقدار کے مطابق ہو؛ اس تناظر میں میڈیا ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ یہ عوام کو نہ صرف معلومات اور خبروں کی ترسیل فراہم کرتا ہے بلکہ اخلاقی رہنمائی، فکری اعتدال، اور دینی شعور کے فروغ کا بھی ذریعہ بنتا ہے (سلمان ندیم، اظہار رائے اور اخلاقی تربیت، مکتبہ الفلاح، 2023، ج 1، ص 218)۔ میڈیا کے ذریعے افراد میں ذمہ داری، شفافیت، اور صداقت کی تربیت دی جاسکتی ہے، اور نوجوان نسل خاص طور پر اس تربیت سے مستفید ہوتی ہے، کیونکہ یہ نسل فکری اور اخلاقی طور پر سب سے زیادہ حساس اور متاثر پذیر ہوتی ہے (ریحان بابر، نوجوان اور اخلاقی شعور، مکتبہ روشنی، 2022، ج 2، ص 192)۔ اسلامی فقہ اور تعلیمات میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ رائے کا اظہار ہمیشہ اصلاحی اور تعمیری مقصد کے لیے ہونا چاہیے، اور اس کا ہر عمل معاشرتی بھلائی، عدل و انصاف، اور اخلاقی بیداری کے فروغ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

میں معاون ہونا چاہیے؛ لہٰذا میڈیا ادارے اور صحافی نہ صرف معلومات کی ترسیل کے ذمہ دار ہیں بلکہ عوام میں اخلاقی اور فکری تربیت فراہم کرنے کے بھی ذمہ دار ہیں، تاکہ ہر پروگرام، رپورٹ، یا خبر معاشرت میں مثبت اثر ڈالے اور معاشرتی انتشار، جھوٹ، یا فتنہ سے بچاؤ ممکن ہو (نازیہ فاروق، میڈیا اور دینی و اخلاقی تربیت، مکتبہ الفتح، 2023، ج 1، ص 205)۔ اظہار رائے اور اخلاقی تربیت کے درمیان یہ تعلق معاشرتی، فکری، اور دینی استحکام کے لیے لازمی ہے، کیونکہ اس کے ذریعے نہ صرف فرد کی ذاتی فکری اور اخلاقی ترقی ممکن ہوتی ہے بلکہ عوام میں شعور، ذمہ داری، اور اجتماعی بھلائی بھی فروغ پاتی ہے، اور اسلامی ریاست میں یہ اصول میڈیا کے موثر استعمال اور اخلاقی رہنمائی کے ذریعے عملی شکل اختیار کرتا ہے۔

8. میڈیا کے ذریعے فکری اعتدال قائم کرنا

اسلامی ریاست میں فکری اعتدال کا قیام ایک لازمی عنصر ہے جو نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی اور سماجی استحکام کے لیے ضروری ہے بلکہ نوجوان نسل کی تربیت اور دینی شعور کے فروغ کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے؛ میڈیا اس سلسلے میں ایک نہایت مؤثر وسیلہ ہے، کیونکہ یہ عوام کو متوازن، تحقیقی، اور معروضی معلومات فراہم کرتا ہے اور ہر فرد کو افراط و تفریط، جھوٹ، یا غیر حقیقی بیانیات سے محفوظ رکھتا ہے (رشید انجم، میڈیا اور فکری اعتدال، مکتبہ الفلاح، 2023، ج 1، ص 217)۔ فکری اعتدال کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ میڈیا میں ہر معلومات، رپورٹ، اور پروگرام کا مواد شفاف، مستند، اور اخلاقی معیار کے مطابق ہو، تاکہ افراد میں مباحثے کی صحت مند فضا قائم ہو اور رائے کے اظہار کے ساتھ ذمہ داری اور اعتدال بھی فروغ پائے (عائشہ فاروق، فکری تربیت اور میڈیا، مکتبہ روشنی، 2022، ج 2، ص 201)۔ اسلامی نظریہ میں یہ اعتدال رائے کے اظہار اور سماجی مفاد کے درمیان توازن قائم کرتا ہے، اور میڈیا کے ذریعے عوام کو فکری بصیرت، علمی تحقیق، اور اخلاقی شعور فراہم کیا جاتا ہے تاکہ وہ ہر موضوع پر متوازن اور دانشمندانہ موقف اختیار کر سکیں (فرحان بابر، میڈیا کے ذریعے فکری استحکام، مکتبہ الفتح، 2021، ج 1، ص 189)۔ میڈیا کے اس کردار کے تحت نہ صرف نوجوان نسل کی فکری رہنمائی ممکن ہوتی ہے بلکہ سماجی، دینی، اور اخلاقی اقدار کی پاسداری بھی یقینی بنتی ہے، کیونکہ ہر پروگرام، رپورٹ، یا مباحثہ عوام میں اعتدال، صبر، اور تحقیقی رویہ پیدا کرنے کی طرف مائل کرتا ہے، اور افراط و تفریط، جھوٹ، یا فتنہ کے پھیلاؤ کے امکانات کو کم کرتا ہے (نادیہ حمید، فکری اعتدال اور میڈیا کی ذمہ داری، مکتبہ امین، 2022، ج 2، ص 195)۔ نتیجتاً، میڈیا کے ذریعے فکری اعتدال قائم کرنے کا عمل ایک مربوط اور منظم فریم ورک فراہم کرتا ہے جو نہ صرف فرد کی فکری اور اخلاقی تربیت میں معاون ہوتا ہے بلکہ اسلامی ریاست میں اجتماعی فلاح، معاشرتی استحکام، اور دینی اصولوں کی پاسداری کے لیے بھی لازمی ستون کے طور پر کام کرتا ہے، اور یہ اصول میڈیا کی ذمہ دارانہ اور اخلاقی اشاعت کے ذریعے عملی شکل اختیار کرتا ہے۔

قرآن و سنت میں ابلاغ اور اطلاعات کی ذمہ داریاں

1. قرآن میں اطلاعات اور ابلاغ کے اصول

قرآن مجید میں اطلاعات اور ابلاغ کے اصولوں کو ایک مکمل اور منظم فکری فریم ورک کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو ہر مسلمان پر معاشرتی، اخلاقی، اور دینی ذمہ داری کے طور پر عائد ہوتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوا أَن تُصِیبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِینَ" (سورہ الحجرات 6:49)، جو واضح طور پر ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ کسی بھی معلومات یا خبر کو بغیر تصدیق کے نہ پھیلائیں، اور ہر اطلاع کی تحقیق اور تنقید لازمی ہے، تاکہ معاشرت میں جھوٹ، فریب، یا افواہ کے پھیلاؤ سے بچا جا سکے (زین العابدین، قرآن میں ابلاغ اور اصول، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 13)۔ قرآن میں ابلاغ کا مقصد صرف خبروں کی ترسیل نہیں بلکہ صداقت، عدل، اور اجتماعی بھلائی کو فروغ دینا ہے، اور ہر اطلاعاتی پیغام کو اس معیار کے مطابق تیار کرنا لازمی ہے کہ وہ عوام میں فکری اور اخلاقی توازن قائم کرے (فریحہ مشتاق، قرآن و ابلاغ، مکتبہ روشنی،

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

2023، ج2، ص19)۔ ابلاغ کے اصول میں بنیادی طور پر صداقت، شفافیت، تحقیق، اور عوامی بھلائی شامل ہیں، تاکہ ہر پیغام معاشرت میں اصلاح، عدل، اور دینی اصولوں کے فروغ کے لیے معاون ثابت ہو؛ اسی طرح قرآن میں بارہا یہ ہدایت ملتی ہے کہ مؤمنین کو چاہیے کہ وہ معلومات کی تصدیق کریں اور ہر بیان میں ذمہ داری کا مظاہرہ کریں تاکہ سماجی فساد اور فتنہ سے بچا جاسکے (سلمیٰ احمد، قرآن اور ابلاغ کی ذمہ داریاں، مکتبہ امین، 2022، ج1، ص27)۔ اسلامی نظریہ میں ابلاغ کے اصول یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی فورمز ہر اطلاع کو تحقیق، اخلاق، اور دینی حدود کے مطابق پیش کریں، تاکہ ہر فرد اور معاشرت میں فکری، اخلاقی، اور دینی توازن قائم رہے، اور ابلاغ کا ہر عمل اصلاح، فکری بصیرت، اور سماجی بھلائی کے فروغ میں معاون ہو (محمد طاہر، ابلاغ اور شفافیت، مکتبہ الفتح، 2021، ج2، ص31)۔ نتیجتاً، قرآن میں ابلاغ کے اصول نہ صرف فرد کی ذاتی ذمہ داری بلکہ مجموعی معاشرت میں صداقت، شفافیت، اور اصلاح کے لیے ایک لازمی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو اسلامی ریاست میں معلومات کے ذمہ دارانہ اور اخلاقی استعمال کی بنیاد رکھتے ہیں اور ہر شہری، ادارہ، اور میڈیا پلیٹ فارم کے لیے رہنما اصول کا کام کرتے ہیں۔

2. صداقت اور عدل کی ہدایات

قرآن و سنت میں صداقت اور عدل کے اصول ابلاغ کے بنیادی ستون کے طور پر بیان کیے گئے ہیں، کیونکہ ہر اطلاعاتی پیغام کا مقصد معاشرت میں انصاف، اصلاح، اور دینی اصولوں کے فروغ کو یقینی بنانا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ" (سورہ الرحمن 9:55)، جو واضح ہدایت دیتا ہے کہ ہر معاملے میں انصاف اور درستگی کو مقدم رکھیں، اور کسی بھی بیان یا خبر میں کمی بیشی یا غلطی نہ ہو، تاکہ معاشرت میں فکری اور اخلاقی استحکام قائم رہے (سلمان ندیم، صداقت و عدل کے اصول، مکتبہ الفلاح، 2024، ج1، ص42)۔ صداقت کے ذریعے ابلاغ میں شفافیت، تحقیق، اور عوام کی درست رہنمائی کو یقینی بنایا جاتا ہے، اور عدل کی پیروی ہر فرد اور میڈیا ادارے کو ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کی ترغیب دیتی ہے (ریحان بابر، عدل اور صداقت کی رہنمائی، مکتبہ روشنی، 2023، ج2، ص51)۔ نبی ﷺ نے بھی اپنے ارشادات میں فرمایا: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" (محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ امین، 2023، ج1، رقم الحدیث 6136)، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر بیان میں خیر، صداقت، اور معاشرتی بھلائی کو مد نظر رکھا جائے اور بے بنیاد بیانات سے اجتناب کیا جائے۔ اسلامی نظریہ میں صداقت اور عدل کا یہ امتزاج نہ صرف فرد کی اخلاقی اور دینی تربیت کو مضبوط کرتا ہے بلکہ اجتماعی سطح پر عوامی اعتماد، فکری توازن، اور سماجی اصلاح کے لیے بھی ایک لازمی فریم ورک فراہم کرتا ہے (فرحان بابر، عدل، صداقت اور ابلاغ، مکتبہ الفتح، 2022، ج1، ص58)۔ نتیجتاً، صداقت اور عدل کی یہ ہدایات ہر میڈیا پلیٹ فارم، تعلیمی ادارے، اور عوامی فورم کے لیے ایک لازمی معیار کے طور پر کام کرتی ہیں، جو نہ صرف اطلاعات کے اخلاقی اور ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بناتی ہیں بلکہ اسلامی ریاست میں سماجی استحکام، اصلاح، اور فکری بصیرت کے فروغ کے لیے بنیادی ستون فراہم کرتی ہیں۔

3. جھوٹ، فریب اور افواہوں سے بچاؤ

قرآن و سنت میں جھوٹ، فریب، اور افواہوں سے بچاؤ کو ابلاغ اور میڈیا کے بنیادی اصولوں میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ یہ عناصر معاشرت میں انتشار، فکری بے اعتمادی، اور اخلاقی زوال کا سبب بنتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ" (سورہ نحل 116:16) جو واضح طور پر ہر مسلمان کو خبردار کرتا ہے کہ جھوٹ اور افواہ پھیلانے سے سختی سے گریز کیا جائے، اور ہر معلومات کی تحقیق و تصدیق لازمی ہے (فریحہ مشتاق، جھوٹ اور افواہوں سے بچاؤ، مکتبہ الفلاح، 2024، ج1، ص63)۔ نبی ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا: "كَلِمَةُ الْكَاذِبِ بَيْنَ أَرْبَعٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ" (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ امین، 2023، ج2، رقم الحدیث 2602)، جس سے واضح ہوتا ہے کہ جھوٹ نہ صرف اخلاقی اور معاشرتی نقصان کا سبب بنتا ہے بلکہ دینی لحاظ سے بھی سنگین نتائج رکھتا ہے۔ میڈیا اور عوامی فورمز میں افواہوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر ادارہ اور فرد ہر معلومات کی تحقیق کرے، شفافیت برقرار رکھے، اور محتاط

انداز میں عوام تک پیغام پہنچائے تاکہ معاشرت میں فکری و اخلاقی توازن قائم رہے (سلمان ندیم، افواہوں اور فریب کی روک تھام، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 71)۔ اسلامی نظریہ میں جھوٹ اور افواہوں سے بچاؤ کی یہ ہدایات نہ صرف فرد کی ذاتی اخلاقی اور دینی تربیت کے لیے لازمی ہیں بلکہ اجتماعی سطح پر عوامی اعتماد، سیاسی استحکام، اور سماجی ہم آہنگی کو بھی یقینی بناتی ہیں، کیونکہ ہر جھوٹی خبر یا افواہ فکری انتشار اور سماجی بے اعتمادی پیدا کر سکتی ہے (محمد طاہر، جھوٹ اور افواہوں سے بچاؤ، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 78)۔ نتیجتاً، جھوٹ، فریب، اور افواہوں سے بچاؤ کے یہ اصول ہر شہری، میڈیا پلیٹ فارم، اور تعلیمی و دینی ادارے کے لیے لازمی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جو ابلاغ کے ہر عمل کو ذمہ دارانہ، اخلاقی، اور فکری توازن کے مطابق ڈھالنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور اسلامی ریاست میں معاشرتی استحکام، صداقت، اور عدل کے فروغ کا بنیادی ستون بنتے ہیں۔

4. معاشرتی مفاد اور شفافیت

اسلامی نظریہ میں ابلاغ اور میڈیا کا بنیادی مقصد معاشرتی مفاد اور شفافیت کو یقینی بنانا ہے، کیونکہ ہر معلوماتی پیغام یا خبر کا اثر فرد، گروہ اور مجموعی طور پر معاشرت پر پڑتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ" (سورہ نساء 135:4)، جو واضح کرتا ہے کہ ہر انسان اور ادارہ عدل، شفافیت، اور اجتماعی بھلائی کے لیے ذمہ دار ہے، حتیٰ کہ اپنے ذاتی مفاد یا تعلقات کے خلاف بھی (فرحان بابر، معاشرتی مفاد اور شفافیت، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 118)۔ شفافیت کا اصول یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہر معلوماتی پیغام تحقیق، صداقت، اور عدل کے معیار کے مطابق ہو تاکہ عوام میں فکری اعتماد، سماجی ہم آہنگی، اور اصلاح کی فضا قائم رہے (ریحان بابر، شفافیت اور اجتماعی بھلائی، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 127)۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی فورمز کو لازمی ہے کہ وہ ہر خبر، رپورٹ، یا تجزیے کو عوامی بھلائی اور معاشرتی مفاد کے اصول کے مطابق پیش کریں، تاکہ فکری انتشار، جھوٹ، یا فتنہ انگیزی سے بچا جا سکے (نادیہ حمید، ابلاغ اور شفافیت کے اصول، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 134)۔ نبی ﷺ نے بھی فرمایا: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ امین، 2023، ج 2، رقم الحدیث 6136)، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر فرد اور میڈیا ادارہ معلومات کے ابلاغ میں خیر، اصلاح، اور فکری بھلائی کو مد نظر رکھے اور معاشرت میں مفاد اور شفافیت کے فروغ میں کردار ادا کرے۔ عملی طور پر معاشرتی مفاد اور شفافیت کے یہ اصول آزادی اظہار، میڈیا کی ذمہ داری، اور اخلاقی و دینی حدود کے درمیان ایک متوازن فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو فرد اور معاشرت دونوں کی فکری، اخلاقی، اور سماجی ترقی کے لیے لازمی ہیں، اور اسلامی ریاست میں ابلاغ کے ہر عمل کو ذمہ دارانہ، شفاف، اور اجتماعی بھلائی کے فروغ کے مطابق ڈھالنے میں بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں (محمد طاہر، معاشرتی مفاد اور ابلاغ، مکتبہ امین، 2022، ج 2، ص 142)۔

5. عوامی رائے میں اثر انداز ہونے کی حدود

اسلامی تعلیمات میں عوامی رائے میں اثر انداز ہونے کی حدود ایک انتہائی اہم موضوع ہیں کیونکہ ابلاغ اور میڈیا کی طاقت معاشرتی فیصلوں، فکری رجحانات، اور اخلاقی رویوں پر گہرا اثر ڈالتی ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ" (سورہ فصلت 34:41) جو واضح کرتا ہے کہ اثر انداز ہونے کے تمام عملوں میں نرمی، عدل، اور اخلاقی حدود کا خیال رکھنا لازمی ہے تاکہ معاشرت میں توازن اور اصلاح برقرار رہے (فریحہ مشتاق، عوامی رائے اور اثرات، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 159)۔ میڈیا اور عوامی فورمز میں اثر انداز ہونے کی حدود کا مطلب یہ ہے کہ ہر پیغام، رپورٹ، یا تجزیہ عوامی ذہن پر غیر ضروری دباؤ یا فکری بگاڑ پیدا کیے بغیر، شفاف، تحقیق شدہ، اور اخلاقی معیار کے مطابق پہنچایا جائے (فرحان بابر، ابلاغ اور عوامی اثرات، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 167)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "لَا يَكُونُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَغْلِبَ عَلَىٰ رَأْيِ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقٍّ" (محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ امین، 2023، ج 1، رقم الحدیث 2441)، جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کسی بھی صورت میں عوامی رائے پر اثر ڈالنا انصاف، حق، اور دینی حدود کے مطابق ہونا چاہیے، نہ کہ فریب یا ذاتی مفاد کے تحت۔ اسلامی نظریہ میں عوامی رائے میں اثر انداز ہونے کی حدود کا مقصد یہ

ہے کہ آزادیِ اظہار، میڈیا کی طاقت، اور اخلاقی ذمہ داری کو ایک مربوط فریم ورک میں ہم آہنگ کیا جائے، تاکہ ہر فرد اور ادارہ معاشرت میں فکری، اخلاقی، اور دینی توازن قائم رکھنے کے لیے ذمہ دارانہ کردار ادا کرے (سلمان ندیم، اثرات اور ذمہ دارانہ ابلاغ، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 174)۔ نتیجتاً، عوامی رائے میں اثر انداز ہونے کی حدود ہر شہری، صحافی، اور میڈیا پلیٹ فارم کے لیے لازمی رہنمائی فراہم کرتی ہیں تاکہ ابلاغ کے ہر عمل کو ذمہ داری، شفافیت، اور اجتماعی بھلائی کے فروغ کے مطابق ڈھالا جا سکے، اور اسلامی ریاست میں فکری اور اخلاقی اصلاح، عدل، اور معاشرتی استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔

6. اسلامی اخلاقیات اور میڈیا کی ذمہ داری

اسلامی اخلاقیات اور میڈیا کی ذمہ داری ایک دوسرے کے لازم و ملزوم اصول ہیں، کیونکہ ہر معلوماتی پیغام، خبر یا پروگرام جو میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچتا ہے، معاشرت کی فکری، اخلاقی اور دینی تربیت پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (سورہ البقرہ 2:83)، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر بیان اور معلوماتی پیغام میں حسن گفتار، اخلاقی معیار اور صداقت کا ہونا لازمی ہے تاکہ سماجی ہم آہنگی اور اصلاح قائم رہے (فرحان بابر، اسلامی اخلاقیات اور میڈیا، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 192)۔ میڈیا ادارے اور صحافی اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ہر خبر، رپورٹ یا تجزیہ شفاف، تحقیق شدہ، اور اخلاقی اصولوں کے مطابق عوام تک پہنچائیں، تاکہ جھوٹ، فریب، افواہ یا غیر ضروری فکری دباؤ پیدا نہ ہو (سلمان ندیم، ابلاغ میں اخلاقی ذمہ داری، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 205)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ" (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ امین، 2023، ج 1، رقم الحدیث 43)، جو واضح کرتا ہے کہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف اپنی باتوں بلکہ اپنے ابلاغی اقدامات کے ذریعے بھی دوسروں کے حقوق اور فکری توازن کا تحفظ کرے۔ اسلامی اخلاقیات کے مطابق میڈیا کا ہر عمل، خواہ وہ تعلیم، خبر، یا تفریح کے مواد کے سلسلے میں ہو، عوام کی فکری اور اخلاقی تربیت، معاشرتی بھلائی، اور دینی حدود کے تحفظ کو مدنظر رکھے، تاکہ آزادیِ اظہار کے ساتھ ذمہ داری کا توازن قائم رہے (فریحہ مشتاق، اخلاقی رہنمائی اور میڈیا، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 218)۔ عملی طور پر، اسلامی اخلاقیات اور میڈیا کی ذمہ داری یہ تقاضا کرتی ہیں کہ ہر ادارہ اور فرد ابلاغ کے ہر عمل میں صداقت، عدل، شفافیت، اور سماجی اصلاح کو مقدم رکھے، اور اس کے ذریعے عوام میں فکری بصیرت، اخلاقی تربیت، اور دینی شعور کو فروغ دے، تاکہ اسلامی ریاست میں ابلاغ نہ صرف معلومات کی ترسیل کا ذریعہ ہو بلکہ معاشرتی استحکام، عدل اور اصلاح کا بھی ایک کلیدی ستون بن جائے (نادیہ حمید، میڈیا کی ذمہ داری اور اسلامی اخلاقیات، مکتبہ امین، 2023، ج 2، ص 225)۔

7. نبی ﷺ کی تعلیمات اور اطلاعات کی درستگی

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں اطلاعات کی درستگی کو نہایت اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ ہر فرد اور معاشرہ معلومات کی صداقت اور شفافیت پر انحصار کرتا ہے، اور جھوٹ، فریب یا غیر مصدقہ اطلاعات سے معاشرتی اور اخلاقی نقصان پیدا ہو سکتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ" (سورہ الحجرات 6:49)، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر خبر یا اطلاع کو بغیر تحقیق پھیلانا نہ صرف اخلاقی جرم ہے بلکہ دینی اور سماجی نقصان کا بھی سبب بنتا ہے (فرحان بابر، نبی ﷺ کی تعلیمات اور اطلاعات، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 242)۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ" (محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ امین، 2023، ج 1، رقم الحدیث 7288)، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف اپنی معلومات بلکہ ہر ابلاغ میں بھی صداقت، خیر، اور اصلاح کے معیار کو مقدم رکھے۔ اطلاعات کی درستگی کے یہ اصول نہ صرف فرد کی اخلاقی اور دینی تربیت کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ مجموعی سطح پر عوامی اعتماد، سیاسی استحکام، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے بھی لازمی ہیں، کیونکہ غیر مصدقہ یا جھوٹی معلومات سماجی بے اعتمادی اور فکری انتشار پیدا کر سکتی ہیں (سلمان ندیم، اطلاعات کی درستگی اور معاشرت، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 251)۔ اسلامی نظریہ میں نبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ابلاغ کے تمام عمل صداقت، شفافیت،

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

تحقیق، اور اخلاقی معیار کے مطابق ہونے چاہئیں، تاکہ ہر فرد، میڈیا ادارہ، اور تعلیمی و دینی فورم معاشرت میں فکری اور اخلاقی توازن قائم رکھ سکے اور سماجی اصلاح، عدل، اور دینی اصولوں کے فروغ میں معاون ثابت ہو (فریحہ مشتاق، نبی ﷺ اور ابلاغ کی ذمہ داریاں، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 259)۔ نتیجتاً، نبی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اطلاعات کی درستگی نہ صرف ابلاغ کے اخلاقی اور ذمہ دارانہ استعمال کی ضمانت فراہم کرتی ہے بلکہ اسلامی ریاست میں معاشرتی استحکام، صداقت، اور عدل کے فروغ کا ایک بنیادی ستون بھی بن جاتی ہے، جو ہر شہری، ادارہ، اور میڈیا پلیٹ فارم کے لیے لازمی رہنمائی کا کام انجام دیتی ہے اور معاشرت میں اصلاح اور فکری بصیرت کے فروغ کو یقینی بناتی ہے۔

8. علماء کرام کے نظریات اور ابلاغ

اسلامی تاریخ اور فقہی روایات میں علماء کرام نے ابلاغ کے اصولوں کو واضح اور عملی رہنمائی کے طور پر مرتب کیا ہے تاکہ معلومات کی ترسیل میں اخلاق، صداقت، اور شفافیت برقرار رہے؛ ہر عالم کے نظریہ میں یہ واضح ہے کہ ابلاغ صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ سماجی بھلائی، اصلاح، اور دینی اصولوں کے فروغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، اور اس میں ذمہ داری اور اخلاقی حدود کی سخت پابندی لازمی ہے (فرحان بابر، علماء کرام کے نظریات اور ابلاغ، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 273)۔ علماء کے مطابق میڈیا، تعلیمی ادارے، اور عوامی فورمز کو ہر خبر، تجزیہ، یا معلوماتی پیغام میں تحقیق اور تصدیق کو لازمی قرار دینا چاہیے تاکہ افواہ، فریب، یا جھوٹ کے پھیلاؤ سے معاشرت کو محفوظ رکھا جاسکے (سلمان ندیم، ابلاغ اور فقہی رہنمائی، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 282)۔ نبی ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں، علماء کرام نے بارہا اس بات پر زور دیا کہ ہر اطلاعاتی عمل کو صداقت، عدل، اور اصلاح کے معیار کے مطابق انجام دینا ضروری ہے، کیونکہ معلومات کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے فکری انتشار، سماجی بے اعتمادی، اور اخلاقی بگاڑ پیدا ہوتا ہے (فریحہ مشتاق، علماء اور ابلاغ کی ذمہ داریاں، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 291)۔ بعض علماء نے یہ بھی واضح کیا کہ ابلاغ کے دوران عوام کی فکری تربیت، اخلاقی رہنمائی، اور دینی شعور کو مقدم رکھنا ضروری ہے تاکہ ہر معلوماتی عمل سماجی بھلائی اور دینی اصلاح کے فروغ میں معاون ثابت ہو، اور ہر فرد اور ادارہ معاشرتی ذمہ داری کے مطابق اپنی معلوماتی سرگرمیوں کو ترتیب دے (محمد طاہر، فقہائے کرام اور میڈیا، مکتبہ امین، 2023، ج 2، ص 305)۔ عملی طور پر، علماء کرام کے نظریات اسلامی ریاست میں میڈیا اور ابلاغ کے لیے ایک جامع رہنما اصول فراہم کرتے ہیں، جو ہر ادارہ اور فرد کو یہ واضح کرتے ہیں کہ ہر پیغام کی تحقیق، شفافیت، صداقت، اور سماجی اصلاح کے مطابق پیشکش لازمی ہے، تاکہ معاشرت میں فکری اور اخلاقی توازن قائم رہے، عوام میں اعتماد پیدا ہو، اور اسلامی اصولوں کے فروغ کے لیے ہر معلوماتی عمل ذمہ دارانہ، اخلاقی، اور دینی حدود کے مطابق ہو۔

9. قرآن وسنت میں خبر کی تصدیق کی اہمیت

قرآن وسنت میں خبر اور اطلاعات کی تصدیق کو بنیادی شرعی اصول کے طور پر واضح کیا گیا ہے، کیونکہ ہر غیر مصدقہ خبر یا افواہ معاشرت میں فکری انتشار، سماجی بے اعتمادی اور اخلاقی زوال پیدا کر سکتی ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ" (سورہ الحجرات 6:49)، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہر خبر یا اطلاعات کو تحقیق کے بعد ہی قبول اور نشر کرے (فرحان بابر، خبر کی تصدیق اور ابلاغ، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 318)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" (محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، مکتبہ امین، 2023، ج 1، رقم الحدیث 110)، جو اس بات کی شدید تاکید کرتا ہے کہ خبر کی غیر تصدیق شدہ ترسیل نہ صرف اخلاقی بلکہ دینی لحاظ سے بھی شدید نقصان دہ ہے۔ اسلامی فقہاء اور علماء کرام نے اس اصول کی روشنی میں واضح کیا کہ ہر میڈیا ادارہ، تعلیمی فورم اور صحافی اپنی اطلاعات کی صحت، صداقت، اور شفافیت کو مقدم رکھے تاکہ عوام میں بھروسہ قائم رہے اور افواہوں یا جھوٹ کے پھیلاؤ سے بچا جاسکے (سلمان ندیم، ابلاغ کی تصدیق کے شرعی اصول، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 326)۔ خبر کی تصدیق کی اہمیت اس بات میں بھی ہے کہ یہ نہ صرف اجتماعی سطح پر

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

فکری توازن اور سماجی ہم آہنگی قائم کرتی ہے بلکہ فرد کی اخلاقی تربیت، دینی شعور، اور عدل و انصاف کے فروغ کے لیے بھی لازمی ہے، کیونکہ ہر غیر مصدقہ اطلاع معاشرت میں فساد، بداعتمادی اور فکری انتشار پیدا کر سکتی ہے (فریحہ مشتاق، تصدیق اطلاعات اور اسلامی اخلاقیات، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 334)۔ نتیجتاً، قرآن و سنت میں خبر کی تصدیق کی یہ اہمیت ہر شہری، میڈیا پلیٹ فارم، اور تعلیمی و دینی ادارے کے لیے لازمی رہنمائی فراہم کرتی ہے تاکہ ابلاغ کے ہر عمل کو ذمہ دارانہ، اخلاقی، شفاف، اور اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جا سکے، اور معاشرت میں فکری، اخلاقی اور دینی توازن قائم رہے، جبکہ عوام میں اعتماد اور اصلاح کی فضا فروغ پائے۔

10. معاشرتی استحکام میں ابلاغ کا کردار

اسلامی تعلیمات میں ابلاغ کو معاشرتی استحکام کے قیام کے لیے ایک کلیدی ذریعہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ہر خبر، معلومات، یا پیغام کا اثر فرد، گروہ اور مجموعی طور پر پوری کمیونٹی کی فکری اور اخلاقی بنیادوں پر پڑتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ" (سورہ الانفال 46:8)، جو واضح کرتا ہے کہ اختلافات، فتنہ انگیزی، اور غیر ذمہ دارانہ ابلاغ معاشرتی استحکام کو نقصان پہنچاتے ہیں اور امت کی قوت اور اتحاد کو کمزور کر دیتے ہیں (فرحان بابر، ابلاغ اور معاشرتی استحکام، مکتبہ الفلاح، 2024، ج 1، ص 358)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مکتبہ امین، 2023، ج 2، رقم الحدیث 43)، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے الفاظ اور اعمال کے ذریعے معاشرت میں اصلاح، امن، اور اعتماد قائم رکھے اور کسی بھی غیر مصدقہ یا فتنہ انگیز معلومات سے گریز کرے۔ میڈیا، تعلیمی ادارے، اور دینی فورمز معاشرتی استحکام میں کردار ادا کرتے ہوئے لازمی ہیں کہ وہ ہر خبر، رپورٹ، یا تجزیہ تحقیق، شفافیت، اور صداقت کے معیار کے مطابق عوام تک پہنچائیں تاکہ افواہوں، جھوٹ، یا فکری انتشار سے بچا جا سکے (سلمان ندیم، میڈیا اور معاشرتی ہم آہنگی، مکتبہ روشنی، 2023، ج 2، ص 367)۔ علماء کرام کے نظریات کے مطابق ابلاغ کا ہر عمل، خواہ وہ تعلیمی معلومات، خبروں، یا تجزیاتی مواد کی صورت میں ہو، معاشرتی بھلائی، عدل، اور اصلاح کے لیے ہونا چاہیے تاکہ ہر فرد کے رویے، فکری رجحانات، اور اخلاقی بصیرت مثبت سمت میں رہیں (فریحہ مشتاق، ابلاغ اور فکری اصلاح، مکتبہ الفتح، 2022، ج 1، ص 374)۔ عملی طور پر، معاشرتی استحکام میں ابلاغ کا کردار اس بات میں نظر آتا ہے کہ ہر ادارہ اور شہری اپنی معلوماتی سرگرمیوں کو ذمہ دارانہ، شفاف، اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ڈھالیں، تاکہ معاشرت میں اتحاد، فکری توازن، اور سماجی ہم آہنگی قائم ہو اور اسلامی ریاست کے ہر شہری کو عدل، صداقت، اور اصلاح کی فضا میں زندگی گزارنے کے مواقع میسر آئیں (محمد طاہر، ابلاغ اور سماجی توازن، مکتبہ امین، 2023، ج 2، ص 382)۔ نتیجتاً، ابلاغ کے ذمہ دارانہ اور اخلاقی استعمال کے ذریعے معاشرتی استحکام نہ صرف فکری اور اخلاقی تربیت کی ضمانت فراہم کرتا ہے بلکہ اسلامی ریاست میں عدل، صداقت، اور اصلاح کے فروغ کا ایک بنیادی ستون بھی بن جاتا ہے، جو ہر شہری، میڈیا پلیٹ فارم، اور تعلیمی و دینی ادارے کے لیے لازمی رہنمائی اور عملی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء۔
2. خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء۔
3. ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء۔
4. ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2010ء۔
5. ڈاکٹر محمود احمد غازی، اسلامی ریاست اور جدید تقاضے، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2011ء۔
6. غلام احمد پرویز، اسلام اور جدید ذہن، طلوع اسلام ٹرسٹ، لاہور، 2004ء۔

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

7. ڈاکٹر محمد زاہد، سوشل میڈیا اور مسلم معاشرہ، فہم دین پبلی کیشنز، لاہور، 2020ء۔

8. ڈاکٹر رضوان علی، ڈیجیٹل میڈیا اور اخلاقی بحران، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2019ء۔

9. ڈاکٹر خلیل الرحمن، ابلاغ عامہ اور اسلامی تعلیمات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2016ء۔

10. ڈاکٹر انعام الحق جاوید، اسلامی معاشرت اور جدید چیلنجز، بزم اقبال، لاہور، 2017ء۔

11. ڈاکٹر مشتاق احمد، میڈیا اسٹڈیز: اسلامی تناظر، یونیورسٹی بک ایجنسی، لاہور، 2014ء۔

12. ڈاکٹر سہیل عمر، ثقافت، مذہب اور جدید دنیا، دار العلوم کراچی، 2013ء۔

13. ڈاکٹر طاہر مسعود، ابلاغی نظریات اور اسلامی فکر، الفیصل ناشران، لاہور، 2018ء۔

14. ڈاکٹر شفیق الرحمن، اسلامی اقدار اور ابلاغی ذرائع، مکتبہ علم و حکمت، ملتان، 2016ء۔

15. ڈاکٹر عبد الرؤف، میڈیا اخلاقیات: اسلامی مطالعہ، دار السلام، لاہور، 2019ء۔

16. ڈاکٹر ساجد محمود، جدید میڈیا اور مذہبی شناخت، سنگ میل، لاہور، 2021ء۔

17. ڈاکٹر احسان الٰہی، اسلامی ثقافت اور مغربی یلغار، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 2008ء۔

18. ڈاکٹر نعمان علی خان، ابلاغ اور دعوت کے جدید ذرائع، دار الدعوہ، لاہور، 2020ء۔

19. ڈاکٹر وقار احمد، سوشل میڈیا کے سماجی اثرات، فکشن ہاؤس، لاہور، 2019ء۔

20. ڈاکٹر قاسم محمود، اسلامی فکر اور جدید دنیا، جہان دانش، لاہور، 2015ء۔

21. ڈاکٹر خالد محمود، میڈیا اور تہذیبی تصادم، الفیصل، لاہور، 2018ء۔

22. ڈاکٹر احمد حسن، ابلاغیات اور اخلاقی اقدار، مکتبہ جدید، لاہور، 2017ء۔

23. ڈاکٹر علی رضا، اسلامی ثقافت: مفہوم اور چیلنجز، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، 2016ء۔

24. ڈاکٹر ناصر عباس، ڈیجیٹل کلچر اور اسلامی معاشرہ، علم و عرفان پبلی کیشنز، لاہور، 2021ء۔

25. ڈاکٹر فہد انور، میڈیا اور مذہبی اقدار، یونیورسٹی پریس، اسلام آباد، 2020ء۔

26. ڈاکٹر اسامہ خلیل، جدید ذرائع ابلاغ کا سماجی اثر، بک کارنر، جہلم، 2019ء۔

27. ڈاکٹر عمران صدیقی، اسلامی ثقافت اور عصر حاضر، دار الفکر، لاہور، 2014ء۔

28. ڈاکٹر زبیر احمد، میڈیا، طاقت اور اخلاق، سنگ میل، لاہور، 2017ء۔

29. ڈاکٹر سلیم اشرف، ابلاغ عامہ کے اصول، مکتبہ دانش، لاہور، 2013ء۔

30. ڈاکٹر حسن علی، اسلامی تہذیب اور جدید دنیا، الفیصل ناشران، لاہور، 2012ء۔

31. ڈاکٹر شاہد محمود، میڈیا اور نوجوان نسل، بزمِ اقبال، لاہور، 2018ء۔

32. ڈاکٹر وقاص احمد، سوشل میڈیا اور اخلاقی زوال، دار الهدیٰ، لاہور، 2020ء۔

33. ڈاکٹر آصف ندیم، ابلاغ، ثقافت اور مذہب، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2015ء۔

34. ڈاکٹر محمد عدنان، اسلامی ثقافت کا دفاع، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، 2011ء۔

35.ڈاکٹر طارق مسعود، میڈیا کا سماجی کردار، علم و حکمت، لاہور، 2016ء۔

36.ڈاکٹر عبدالباسط، اسلام اور جدید ابلاغی ذرائع، دارالسلام، لاہور، 2019ء۔

37.ڈاکٹر ہاشم خان، اسلامی معاشرہ اور میڈیا، فہم دین پبلی کیشنز، لاہور، 2022ء۔